

# مقصدِ حسین

تالیف

سید علی جعفری

فاضل ادب، ذرا الافاضل

ایم۔ اے

ابن

(جناب مولانا سید محمد رضا صاحب قبلہ مرحوم اعلیٰ الشہ مقامہ)

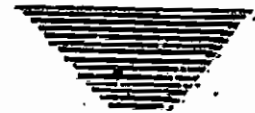
جلد حقوق محفوظ ہیں

## سلسلہ مطبوعات نمبر

مقام اشاعت ... چانگام  
سال اشاعت ... ۱۹۶۱ء  
تعداد اشاعت ... پہلی مرتبہ  
مقدار اشاعت ... دو ہزار

مطبوعات

اسلامیہ لیتھو اینڈ پرنٹنگ پریس چندن پورہ چانگام  
مشرقی پاکستان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

## حصہ اول

- (۱) امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات
- (۲) امام حسین علیہ السلام کے خطوط
- (۳) اصحاب امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات

## حصہ دوم

- (۱) امام زین العابدین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات
- (۲) محدثات عصمت و طہارت کے کلمات اور خطبات

## فہرست..... مضامین

۹	تعارف
۱۲	نذر عقیدت
	حصہ اول - (باب اول)
۱۶	امام حسین علیہ السلام کے کایات اور خطبات
۱۹	۱۔ امیر معاویہ کی تقریر کا جواب
۲۷	۲۔ ولید سے خطاب
۲۹	۳۔ مروان بن حکم سے گفتگو
۳۱	۴۔ رونق رسول صلعم پر
۳۲	۵۔ قبر نبیؐ پر فریاد
۳۷	۶۔ محمد بن حنفیہ سے خطاب
۳۹	۷۔ عبداللہ بن عباس سے خطاب
۴۲	۸۔ عبداللہ بن عمر سے خطاب
۴۵	۹۔ روانگی براق کے وقت آپ کا ایک خطبہ
۴۷	۱۰۔ فرزدق خدمت امام میں
۴۹	۱۱۔ ابابہ سے طاقات
۵۱	۱۲۔ مقام زبالہ پر عوام سے خطاب
۵۲	۱۳۔ مقام ذی حرم پر لشکر حرم سے خطاب

۵۵	۱۲۔ مقام بیضہ پر امام کا ایک خطبہ
۵۹	۱۵۔ اصحاب سے خطاب
۶۱	۱۴۔ زمین کر بلا پر پہنچ کر
۶۳	۱۷۔ اپنے لشکر اور اپنے اہل بیت کے سامنے آپ کا ایک خطبہ
۶۷	۱۸۔ اہل عراق کو ایک تنبیہ
۶۹	۱۹۔ اولادِ سبائی اور اہل بیت کو دیکھ کر امام کا گریہ
۷۱	۲۰۔ اصحاب کے سامنے امام کی تقریر
۷۳	۲۱۔ ساتھیوں کے سامنے امام کی تقریر
۷۵	۲۲۔ کوفیوں سے خطاب
۷۹	۲۳۔ لشکر یزید کے سامنے ایک تقریر
۸۱	۲۴۔ روز عاشورا اصحاب و اہل بیت سے ارشادِ گرامی
۸۳	۲۵۔ کوفیوں کی خدمت اور ان کی غداری کا انکشاف
۸۹	۲۶۔ لشکر یزید کے سامنے امام کی تقریر
۹۳	۲۷۔ جنگ کی ابتدا کے وقت خلب سے دُعا
۹۵	۲۸۔ دشمنوں کے سامنے امام کا خطبہ
۹۷	۲۹۔ لشکر یزید کو تنبیہ
۹۹	۳۰۔ اصحاب کو جنت کی بشارت
۱۰۱	۳۱۔ لشکر یزید پر اتمامِ حجت
۱۰۵	۳۲۔ ساحل فرات پر پہنچ کر لشکر یزید سے خطاب

## باب سوم

اصحاب امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات ۱۴۵

- ۱۴۷ - ۱. حضرت حر کا کوئیوں سے خطاب
- ۱۴۷ - ۲. حضرت زبیر بن عقیں کی دشمنوں کو نصیحت
- ۱۴۹ - ۳. عمر بن سعد کی بے حیائی
- ۱۵۱ - ۴. فوج یزید سے حضرت بریر کا خطاب
- ۱۵۳ - ۵. یزید بن حصین کا لشکر یزید سے خطاب
- ۱۵۵ - ۶. اصحاب حسین کی آخری نماز
- ۱۵۷ - ۷. حضرت خطل بن سعد کا جوش ایمان
- ۱۵۹ - ۸. حضرت مسلم بن عوسجہ کا جوش جہاد
- ۱۶۱ - ۹. امام حسین کی بندہ نوازی
- ۱۶۳ - ۱۰. خدمت امام میں وفاداری کا اظہار

## حصہ دوم (باب دوم)

امام زین العابدین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات ۱۶۵

- ۱۶۹ - ۱. کو فیہ میں امام زین العابدین علیہ السلام کا خطبہ
- ۱۷۱ - ۲. مسجد دمشق میں امام زین العابدین کا خطبہ
- ۱۷۳ - ۳. مدینہ سے قریب پہنچ کر
- ۱۸۳ - ۴. روضہ رسول صلعم پر امام زین العابدین کی فریاد

- ۱۰۷ - ۳۴. کو فیوں کی غداری کا اظہار
- ۱۰۹ - ۳۵. شہادت اصحاب کے وقت
- ۱۰۹ - ۳۵. رخصت علی اکبر کے وقت خدا سے دعا
- ۱۱۱ - ۳۶. حضرت قاسم کی لاش پر پہنچ کر
- ۱۱۳ - ۳۷. وقت آخری اصحاب و اہلبیت کی یاد
- ۱۱۵ - ۳۸. وقت جہاد کو فیوں سے خطاب
- ۱۱۷ - ۳۹. اہل حرم سے رخصت
- ۱۱۹ - ۴۰. راہ خدا میں امام کا آخری جہاد

## باب دوم

امام حسین علیہ السلام کے خطوط

- ۱۲۱ - ۱. امیر معاویہ کو تنبیہ
- ۱۲۳ - ۲. امام کا خط کو فیوں کے نام
- ۱۲۹ - ۳. حضرت مسلم کے خط کا جواب
- ۱۳۱ - ۴. امام کا خط اہل بصرہ کے نام
- ۱۳۲ - ۵. وصیت نامہ
- ۱۳۶ - ۶. حضرت امام حسین کا حضرت عبداللہ ابن جعفر کو جواب
- ۱۳۹ - ۷. بنی ہاشم کو خط
- ۱۴۱ - ۸. سفر عراق کے وقت کو فیوں کے نام
- ۱۴۱ - ۹. مقام حاجر سے کو فیوں کے نام
- ۱۴۳ - ۹

## تعارف

(از عالمیناب ڈاکٹر سید امجد حسین صاحب قبلہ جعفری پل. ایچ. ڈی. لندن بم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عالم علوم مشرقی و مغربی فاضل لوزی مولانا سید علی جعفری کی فائز کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ حضرت مولانا سید محمد رضا صاحب قبلہ مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ کے صاحبزادے اور خلف الصدق ہیں آپ کا آبائی وطن موضع شمس پور ضلع اعظم گڑھ۔ اتر پردیش ہندوستان ہے لیکن عرصہ سے مشرقی پاکستان میں ہجرت کر کے قیام فرمایا ہے آپ کے والد مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ اپنے وقت کے عظیم المثال اور یکتائے زمانہ خلیفہ تھے اور سارے ہندوستان میں تقریباً ۲۵-۳۰ سال تک وہ مجلسیں پڑھیں جنہیں آج تک زمانہ نہیں بھولا۔ جناب مغفور لکھنؤ کے مشہور و معروف جامعہ سلطانیہ و سلطان المدارس میں منطق و فلسفہ کے مدرس تھے اور بہت سے موجودہ زمانے کے افاضل کو آپ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کا آج تک فخر ہے۔ بچہ بچوائے الولد سرلابیہ چارے نوجوان مولانا اپنے والد ماجد کے قدم قدم خدمت دین میں مشغول ہیں۔ بلکہ ایک قدم ان مرحوم سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ علوم عربیہ میں تکیں کر کے صدرالفاضل کی سند جامعہ سلطانیہ لکھنؤ سے عہدت ہوئی حاصل

## باب دوم

مختصراتِ عصمت و طہارت کے کلمات اور خطبات ۱۸۵

- |     |  |
|-----|--|
| ۱۸۷ | ۱۔ لاشہائے شہداء کی طرف سے گذر                   |
| ۱۸۹ | ۲۔ بازار کوفہ میں جناب فاطمہ صغریٰ کا خطبہ       |
| ۱۹۷ | ۳۔ بازار کوفہ میں جناب زینب کا خطبہ -            |
| ۲۰۱ | ۴۔ جناب ام کلثوم کا کوفیوں سے خطاب -             |
| ۲۰۳ | ۵۔ بازار کوفہ میں جناب ام کلثوم کا خطبہ          |
| ۲۰۵ | ۶۔ دربار ابن زیاد میں جناب زینب کی دلیرانہ گفتگو |
| ۲۰۷ | ۷۔ ابن زیاد کو دندان شکن جواب                    |
| ۲۰۹ | ۸۔ دربار ابن زیاد میں                            |
| ۲۱۱ | ۹۔ بازار شام میں                                 |
| ۲۱۳ | ۱۰۔ دربار یزید میں ثانی زہرا کا خطبہ             |
| ۲۲۱ | ۱۱۔ دربار یزید میں جناب ام کلثوم کی فریاد        |
| ۲۲۲ | ۱۲۔ مدینہ پہنچ کر جناب ام کلثوم کا مرتبہ         |

کر چکے ہیں۔ اس کے بعد علوم مغربی کی تکمیل کی۔ اُردو، عربی، اسلامیات وغیرہ میں ایم اے کی ڈگریاں ڈھا کہ یونیورسٹی سے حاصل کر کے جامع ال ریاستین ہو گئے۔ قدرت نے صحیح معنوں میں ان کو ان کے والد مرحوم طالب تراہ کی درانت خطابت بھی عطا فرمائی۔ برسوں سے مجلسیں پڑھتے ہیں۔ ڈھا کہ میں آپ کی عشرہ محرم کی مجلسیں برسوں سے مومنین سن رہے ہیں اور اشتیاق کم نہیں ہوتا۔ مضامین نہایت مفید اور پُر از معلومات ہوتے ہیں اور فضائل و مصائب میں مستند و صحیح روایات بیان فرماتے ہیں۔ ماشاء اللہ ہمارے جوان سال مولانا جعفری سلمہ اللہ تعالیٰ کفستوں منبر پر جس طلاق و فصاحت و بلاغت سے تقریر فرماتے ہیں اس سے پورا اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا مستقبل بہت روشن ہو گا۔ اور وہ دن دور نہیں کہ بجا طور پر تمام پاکستان کو ان کی ذات پر فخر ہو گا۔

قدرت نے صاحب زبان کے ساتھ ساتھ آپ کو صاحب قلم بھی بنایا ہے اور عربی و انگریزی کے جامع ال ریاستین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تقویٰ و تقویٰ کے بھی جامع ال ریاستین ہیں۔ آپ کی خطابت کا شہرہ آپ کو مشرقی پاکستان سے کراچی لے گیا اور اب عشرہ محرم میں آپ کی سحر بیانی کا فیض کراچی پہنچ رہا ہے اور ڈھا کہ محروم ہے۔ اب پہلے پہل آپ کے زور قلم کا بھی مظاہرہ مومنین کے سامنے آرہا ہے۔ آپ نے نہایت کاوش و فکر و جدوجہد و تحقیق کر کے ایک ساتھ تین کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں۔ بلاشبہ آپ نے عربی و انگریزی معلومات و قابلیت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے اور صحیح معنی میں وہ کام کیا ہے جو ریسرچ اسکالر کرتا ہے۔ یہ کتابیں المرقتی

”الشہید“ اور مقصد حسین“ ہیں۔ ان کتابوں پر ریویو لرنر نامقصد نہیں ورنہ اس تعارفی مضمون کو بہت طول ہو جائے گا۔ اس کی خوبیاں خود پڑھنے والوں پر ظاہر ہو جائیں گی۔ عنوانات تینوں کتابوں میں بالکل اچھڑتے ہیں سرخیاں نئی ہیں۔ اور مولانا کی قوت تخیل کی بلندی کا پتہ دیتی ہیں۔ المرقتی میں مولائے کائنات علی علیہ السلام کے متعلق وہ وہ امور ظاہر کئے ہیں جن کو پندرہ دیرہ دل منور ہو جائیں گے۔ ”الشہید“ میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی وہ تمام خصوصیتیں نمایاں ہیں جنہوں نے فرزند رسول صلعم کے کارناموں کو غیر فانی بنا دیا ہے۔ مقصد حسین تو اپنی شان کی پہلی کوشش ہے اور اس کے عنوان ہی سے پتہ چلتا ہے کہ اس مقصد عظیم پر جس قدر شکوک و شبہات و وساوس شیطانی سے وارد کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے مقصد حسین میں سب کا جواب موجود ہے۔ بیچ البلاغہ کے خطبوں کے ترجمہ میں مولانا موصوف نے انتہائی احتیاط برتی ہے اور تحت کلام الخالق و فوق کلام المخلوق خطبوں کا ترجمہ اُردو جیسی کم مایہ زبان میں نہایت لطیف پیرایہ میں کیا ہے۔ اسی طرح الشہید اور مقصد حسین میں حضرت امام حسین اور حضرت امام زین العابدین کے معرکہ الاراء خطبوں کا ترجمہ اور محل انتخاب مولانا کی قوت متحیکہ کا شاہکار ہے۔ اور پھر ان کا ترجمہ جس صحیح طریقے سے فرمایا ہے اس سے تقریباً وہی جذبات و اثرات پڑھنے والوں کے دلوں میں بھی پیدا ہونے کا یقین ہے جو سامعین کو ہونے ہوں گے۔ اسی طرح مختارات عصمت و طہارت حضرت زینب و حضرت ام کلثوم و حضرت فاطمہ بنت الحسین و حضرت

سکینہ بنت الحسین سلام اللہ علیہا کے دل ہلا دینے والے خطبے جنہوں نے  
تمام عالم اسلام میں قیامت برپا کر دی اور تنگ انسانیت زبرد کی سلطنت  
کی چولیں ہلا دیں اور دشمنوں اور مخالفوں کی آنکھوں سے آنکھوں کی بارش  
برسا دی اور خانوادہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ و عترتہ اجمعین) کی فصاحت  
و بلاغت ہی نہیں بلکہ حقانیت و خدا پرستی کا اقرار کرا لیا۔ ہمارے مولانا نے  
بڑی خوش اسلوبی سے جمع کئے ہیں اور ان کے ترجموں میں اپنی کمال علمیت  
و جامعیت و احتیاط کا ثبوت پیش کیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ تینوں شاہکار سرکار مرقنوی و سرکار حسینی میں قبول  
ہوں گے۔ یہ تینوں کتابیں جدید طرز تحریر کی آئینہ بردار ہیں جن کا ہر مومن  
و دوست دار اہل بیت اطہار کے گھر میں رہنا باعث برکت دینی و دنیوی ہوگا  
میری پُر خلوص دعا ہے کہ رب العزت مولانا کی عمر و اقبال و عزت میں  
ترقی عطا فرمائے اور ان سے ہمیشہ تحریری و تقریری دین حق کی نصرت ہوتی رہے

احقر العباد

اعجاز حسین جعفری

دھاکہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۰ء

## نذر عقیدت

ہدیہ اس حسین کی بارگاہ میں جو فرزند رسول صلعم دل بند بول،  
پسر علی مرتضیٰ اور برادر حسن مجتبیٰ تھا۔ اس کی بارگاہ میں جو شہداء کا امیر اور  
جو انان اہل جنت کا سردار تھا۔ اس کی بارگاہ میں جس کے ارادے بلند اور  
مقاصد عظیم تھے۔ وہ جس نے اپنے نانا رسول اللہ صلعم کے حکم سے اپنے نانا  
کا روضہ مبارک چھوڑا، وہ جو مجبور ہو کر فرائض حج بھی نہ ادا کر سکا اور حکم  
رسول اپنے مقصد عظیم کے لئے روانہ ہو گیا، وہ جس کا مقصد حکمرانی اور  
ملک گیری نہ تھا بلکہ زبرد کے دست استبداد سے اسلام کو بچانا تھا۔ وہ  
جو مکہ معظمہ سے کربلائے معلیٰ تک اپنے پاک اور بلند مقصد کا اعلان کرتا  
رہا۔ وہ جو زمین کربلا پر پہنچ کر بحکم خدا و رسول رک گیا اور اپنے لشکر  
اپنے اصحاب اپنے اہل بیت اور لشکر زبرد کے سامنے اپنے کلام اور اپنے  
خطبات سے اپنے مقاصد کو پیش کرتا رہا۔ وہ جس کو لشکر زبرد کے ہر محرم  
سے ار محرم تک نرغہ میں رکھا۔ وہ جس پر اور جس کے اہل بیت و اصحاب  
پر ساتویں محرم سے پانی بند کر دیا گیا۔ وہ جس نے تین روز کی بھوک پیاس  
میں اپنے خون میں نہا کر، اپنے باوقا اصحاب و اولاد کو اپنی آنکھوں کے سامنے  
ترہ پتا دیکھ کر، اپنا گھر بار لٹا کر، دشمنان دین کے انتہائی مظالم اٹھا کر دنیا پر یہ

مہابت کر دیا کہ حق کی حمایت اور باطل کی بیخ کنی میں مال و دولت، جاہ و منصب  
اہل دعیال اور دست و ساتھی، عزت و جان سب بیچ ہیں۔ وہ جس نے اپنی  
روحانی طاقتوں سے بنی امیہ کے قعر استبداد میں زلزلہ پیدا کر دیا یزیدی  
حکومت کی چولیس اور ظالمانہ سلطنتوں کی بنیادیں ہلا دیں اور ایسی حقیقی کامیابی  
حاصل کی جس کی دنیا میں نظیر نہیں۔ وہ جس نے اپنے صبر و شکر و استقلال  
و روحانیت کے لشکر سے لشکر یزید کا مقابلہ کیا۔ وہ جس نے اپنا سر راہ خدا  
میں دے دیا لیکن یزید ایسے فاسق کی بیعت نہ کی اور اسلام کے پرچم کو  
سرنگوں نہ ہونے دیا

وہ جو مخدرات عصمت و طہارت کو اپنے ساتھ بھگ رسول صلعم اس نے  
لے گیا کہ وہ کوفہ و شام میں مقصد حسین کا اعلان کرتی رہیں مگر قیامت کے  
لئے ساری دنیا پر واضح ہو جائے کہ مقصد حسین حکومت و ملک گیری نہ تھا  
بلکہ دست یزید سے رخنہ شدہ دیوار اسلام کا استوار کرنا تھا وہ جس کی شیر  
دل خواتین کے خطبوں نے بازار کوفہ و شام میں تہلکہ مچا دیا اور قصر یزید و  
ابن زیاد کی چولیس ہلا دیں۔ وہ جس کا غم ہر قلب میں اور جس کی یاد ہر دل میں  
اور قیامت تک باقی رہے گی۔ وہ جس کی خاک تربت خاک شفا ہو گئی اور  
جس کا روضہ اقدس تمام عربیہ عجم کا مرجع و مرکز بن گیا۔ خدایا بحق اصحاب  
کسا بحق آئمہ پنجاد بحق مرسلین و انبیاء بحق شہدائے کربلا میرا یہ ناچیز ہر پیر  
سرکار حسینی میں قبول ہو اور میرے لئے دنیا میں باعث عزت اور آخرت میں باعث  
نجات ہو۔ دنیا اتنا فی الدنيا حسنة و فی الاخرة حسنة و قتلنا اب الناس

سید علی جعفری

۱۰ اربیل ۱۹۷۱ء - ج ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

وَالْأَخْسَبِينَ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأَبْوَابِ الْحَيَاةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید  
کر دیئے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ  
زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سرورزی پاتے ہیں

## حصہ اول

- ۱ امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات
- ۲ امام حسین علیہ السلام کے خطوط
- ۳ اصحاب امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات



# باب اول

(۱) امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو

ہر قوم پکارے گی ہمارے میں حسین

(جوش)

شاہ است حسین بادشاہ است حسین

دین است حسین دین پناہ است حسین

سردار و نہ داد دست در دست یزید

حقاً کہ بنائے لالہ است حسین

(خواجہ معین الدین چشتی)

①

فقام الحسين فحمد الله وصلى على الرسول ثم قال  
 "ما بعد يا معاوية فلن يودي القائل وان اظنبت في  
 صفته الرسول (ص) من جميع جزء. وقد فهمت ما  
 لبست به الخلف بعد رسول الله (ص) من ايجاز الصفة  
 والتكلم عن استبلاغ البيعة وهيهات هيهات يا معاوية  
 فضم الصبر حمة الداجي وبهرت الشمس النورالترج  
 ولقد فضلت حتى افرطت واستأثرت حتى احجفت  
 ومنعت حتى بخلت وجذات حتى جاوزت ما بدلت لذى  
 حق من اسم حقه بنصيب حتى اخذ الشيطان حظه الا وضر  
 ونصيبه الاكمل ونهمت ما ذكرته عن يزيد من  
 اكتماله وسياسته لامة محمد (ص) تريد ان توهم  
 الناس في يزيدا كانه تصف محجوبا وتنعنت غائبا وتجنبر  
 عما كان مما احتوتيه بعلم خاص وقد ادل يزيد  
 عن نفسه على موقع رائه فخذل يزيد فيما اخذ فيه  
 من استقرئه الكلاب المهارثيه عند التمارش و  
 الحمام السابق لالتراجهت والقيام ذوات المغازف وضرب  
 الملاهي تجدا باصرار و د ع عنك ما تحاول فيما افنك

## ① امیر معاویہ کی تقریر کا جواب

(امیر معاویہ شام سے مدینہ بیعت یزید کی غرض سے آئے  
 اہل بیت رسول اور اصحاب رسول کو جمع کیا اور ان کے سامنے ایک  
 تقریر کی جس میں یزید کی تعریف کی، اس کی سیاست دانی کا ذکر کیا  
 اس کے معائب پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی اور اپنے بعد اس کو حاکم  
 و امیر بنانے کی خواہش ظاہر کی) تو امام حسین علیہ السلام کھڑے ہوئے،  
 خدا کی حمد کی، رسول پر درود بھیجا، پھر ارشاد فرمایا "اے معاویہ!  
 تعریف کرنے والا کتنی ہی تعریف کرے لیکن صفات رسول کا ایک  
 جزء بھی بیان نہیں کر سکتا اور تم خوب جانتے ہو کہ آنحضرتؐ کے بعد  
 لوگوں نے آنحضرتؐ کے صفات بیان کرنے میں کتنی کمی کر دی۔ اور  
 جن امور میں آپ سے بیعت کی تھی ان سے کس طرح انحراف کیا۔ دور  
 ہو اے معاویہ! بے شک صبح نے رات کی تاریکی کو ذلیل کر دیا اور  
 آفتاب کی چمک نے چراغوں کی روشنی کو دم گم کر دیا۔ تم نے بہت سی  
 باتوں کے اظہار میں زیادتی کی اور خود غرضی اور جانبداری سے کام لیا۔  
 یہاں تک کہ حد انصاف سے بگڑے ہو گئے۔ اور بعض (ذکر کرنے والی باتوں)  
 کو بیان نہیں کیا۔ بلکہ اس کے اظہار میں بخل کیا۔ اور تم نے ظلم و زیادتی کا  
 ارتکاب کیا۔ یہاں تک کہ حد سے تجاوز ہو گئے۔ تم نے حق دار کو اس کے

ان تلقی اللہ من وزر هذا الخلق باكثر مما انت لاقیه فواللہ ما برحت تقدح باطلا فی جور و خفا فی ظلم حتی ملأت الاسقیه وما بینک و بین الموت الاغمضة فتقدم علی عمل محفوظ فی یوم مشهود ولات حین مناص ورائتک عرضت بنا بعد هذا الامر و منعنا عن ابائنا تراثا و لقد لعن اللہ اورثنا الرسول علیہ السلام ولاداة و جبت لنا بها ما حجبتم به القائم عند موت الرسول فاذ عن للحیجة بذلك و روة الایمان الی النصف فوکتتم الی الیل و قلمت کان و یکون حتی اتاک الامریا معا و یه عن طریق کان تصداها لغيرک . فهناک فاعتبروا یا اولی الابصار و ذکرک قیادة الرجل القوم بعهد رسول اللہ (ص) و تامیرة له و قد کان ذلک و لعن بن العاص یومئذ فی فضیلة بصحبة الرسول و بیعتة و ما صار لعن اللہ یومئذ مبعثهم حتی انف القوم امرته و کبره و تقدیمه و عدا و علیه افعال فقال (ص) لا جرم معاشر الیها جریمن لا یعمل علیکم بعد الیوم غیری فکیف تحتج بالمنسوخ من فعل الرسول فاو کذا الاحکام و اولاهما بالمجتمع علیہ من الصواب ام کیف صاحب تبصاحب تابعا و حولک من لا یوم فی

خفی کا کوئی حصہ بھی نہ دیا یہاں تک کہ شیطان نے اپنا پورا حصہ پایا اور جو کچھ تم سلا زید کے کمالات اور امت محمد کے لئے اس کی سیاحت وانی کا تذکرہ کیا اسے یہی سمجھا۔ تم چاہتے ہو کہ زید کے بارے میں لوگوں کو ایسا دھوکے میں رکھو کہ گویا تم ان کے سامنے کسی پوشیدہ شخصیت والے کی صفت بیان کر رہے ہو اور کسی شخص غائب کی تعریف کر رہے ہو یا تم کسی ایسی چیز کی خبر دے رہے ہو جسے تم نے مخصوص ذرائع سے حاصل کیا ہے۔ حالانکہ زید نے اپنا تعارف خود اپنے اعمال ہی کے ذریعہ اسے کرا دیا ہے۔ لہذا تم بھی زید کے لئے وہی چیزیں اختیار کرو جو زید نے خود اپنے لئے اختیار کی ہیں۔ جیسے لڑائی کے لئے کتوں کا پالنا، کبوتر بازی کے لئے کبوتروں کی پرورش، گانے بجانے والیاں اور مختلف قسم کے کھیل کود۔ اور جو تم (زید کو حاکم بنانا) چاہتے ہو تو اس خیال کو چھوڑ دو۔ تمہیں کیا فائدہ ہے کہ تم خدا سے اس حالت میں ملاقات کرو کہ خلاق کا جتنا بوجھ اس وقت تمہارے اوپر ہے اس سے زیادہ ہو۔ خدا کی قسم تم ہمیشہ ظلم و ستم کی آڑ میں باطل اور بغض و کینہ کا از تکاب کرنے چلے آ رہے ہو یہاں تک کہ برائیوں کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کر لیا حالانکہ اب تمہارے اور موت کے درمیان صرف آنکھ جھینکنے کی دیر ہے۔ لہذا ایسے اعمال کرو جو قیامت کے دن تمہارے کام آئیں اور اس دن سے تو چھٹکارہ ممکن ہی نہیں۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ تم ہمارے سامنے آکر امر خلافت کا اپنے بعد کے لئے بھی انتظام

ہاگر وہ مہاجرین آج کے بعد میرے علاوہ تم میں سے کسی کو حق نہیں کہ وہ کسی کو تم پر حاکم مقرر کرنے لہذا ایسی چیز سے جس کی رسول نے اپنے بعد کے لئے ممانعت کر دی ہے کیسے استدلال کیا جاسکتا ہے بہتر یہ ہے کہ وہ طریقہ اختیار کیا جائے جس کی صحت پر زیادہ سے زیادہ لوگ متفق ہوں۔ پھر تم نے امر خلافت کے لئے صحابی کو چھوڑ کر ایک تابعی کو منتخب کیا اس کے علاوہ اگرچہ تمہارے اردگرد ایسے ہی لوگ جمع ہیں جن کی صحت پر اطمینان نہیں کیا جاسکتا اور جن کے دین اور قرابت داری پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن تم نے ان کو بھی چھوڑا اور ایسے کو حاکم بنانا چاہتے ہو جو فضول خرچ فاسق و فاجر ہے۔ اور یہ بھی چاہتے ہو کہ (یزید کے بارے میں) لوگوں کو دھوکے میں رکھو۔ حالانکہ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ رہنے والا (یزید) آلو دنیا میں (کچھ دنوں تک) فرے لوٹے گا اور تمہاری اس کی وجہ سے آخرت برباد ہوگی۔ یہی تو کھلا ہوا گھاٹا ہے۔ (کاش تم سمجھ سکتے)

(الایمان والسیاسة جلد ۱ ص ۱۹۵)

## درس حیات

«الموت اولى من زكوب العار»

مہرے کو بلا میں سیندا الشہداء حضرت امام حسین کی آواز  
گوئی اور ساری کائنات پر چھا گئی کہ :-

«عزت کی موت دولت کی زندگی سے بہتر ہے»

﴿۴﴾ ثم اقبل على الوليد فقال "أيها الامير اننا  
اهل بيت النبوة ومعدن الرسالة ومختلف الملائكة  
وبنا فتم الله وبنّا ختم الله ويزيد رجل فاسق  
شارب الخمر قاتل النفس المحرمة معن بالفسق  
ومثلي لا يباع بمثلد ولكن نصبر وتصبرون ونظرو  
وتنظرون اينا احق بالخلافة والبيعة "

(لہوف ص ۱۱)

## ﴿۲﴾ ولید سے خطاب

پھر امام حسین علیہ السلام نے ولید (حاکم مدینہ) سے  
خطاب کیا اور فرمایا "اے امیر! ہم اہل بیت نبوت اور معدن  
رسالت ہیں۔ ہمارے ہی گھر میں فرشتے آتے جاتے ہے  
ہمارے ہی ذریعہ سے خدا نے اسلام کو کامیاب بنایا اور ہم  
ہی پر خدا نے رنجوت (ختم) کی۔ یزید ایک مرد فاسق ہے جو  
شراب پیتا ہے، نیک لوگوں کو قتل کرتا ہے اور فسق و فجور کا  
کلمہ کھلا ارتکاب کرتا ہے میرے ایسا انسان یزید ایسے (بد  
طینت اور فاسق و فاجر) کی بیعت نہیں کر سکتا۔ لیکن صبح تک  
ہم ہی سوچتے ہیں تم بھی سوچو ہم بھی غور کرتے ہیں تم بھی غور کرو  
(کل دیکھیں گے کہ) ہم میں سے کون خلافت اور بیعت کا زیادہ  
حق دار ہے "

(لہوف ص ۱۱)

۳

واصبح الحسين عليه السلام فخرج من منزله ليستمع الاخبار فلقيه مروان فقال له "يا ابا عبد الله اني لك ناصم فاطعني ترشدا" فقال الحسين عليه السلام "وما ذاك قل حتى اسمع" فقال مروان "اني امرك ببديعة يزيد بن معاوية فانك خير لك في دينك ودينك" فقال الحسين "انا لله وانا اليه راجعون وعلى الاسلام السلام اذ قلنا بليت الامة براع مثل يزيد ولقد سمعت جدي رسول الله (ص) يقول "الخلافه محرمة على ابني سفیان"

(لہوٹ منار و مجاز جلد ۱ ص ۱۵۷)

۳

## مروان ابن حکم سے گفتگو

امام حسین علیہ السلام صبح کو اپنے عصمت کردہ سے باہر نکلے تاکہ خبریں معلوم کریں۔ مروان بن حکم سے ملاقات ہوئی۔ مروان نے کہا "اے ابو عبد اللہ میں آپ کو ایک مشورہ دیتا ہوں میری باتیں مان لیجئے اس میں آپ کی بھلائی ہے" امام حسین نے فرمایا "کہو کیا کہنا چاہتے ہو میں سنوں بھی تو؟" مروان نے کہا "میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ یزید بن معاویہ کی بیعت کر لیں۔ اس میں آپ کی دین اور دنیا دونوں میں بھلائی ہے" امام حسین نے فرمایا "انا لله وانا اليه راجعون" (مخدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے) اسلام کا خدا حافظ۔ آج یزید ایسے اوباش کے ساتھ امت مسلمہ کی آزمائش کی جا رہی ہے۔ میں نے اپنے نانا رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے۔

"خلافت اولاد ابوسفیان پر حرام ہے"

۴) و ذکر عمار فی حدیثہ ان الحسین لَمَّا خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ اتَى قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ (ص) فَالْتَزَمَهُ وَبَكَى بَكَاءً شَدِيدًا وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ « يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ خَرَجْتَ مِنْ جَوَارِكٍ كَرِهًا وَفِرْقِيبِنِي وَبَيْنِكَ وَاحْتِدَاتِ قَهْرَانِ ابَا نَعْمٍ يَزِيدًا شَارِبَ الْخَمْرِ وَرَأْسِ الْفَجُورِ وَإِنْ نَعَلْتَ كَفْرًا وَإِنْ ابَيْتَ قَتَلْتَ فَهَا نَاخِرَجُ مِنْ جَوَارِكٍ كَرِهًا فَعَلَيْكَ مِنَ السَّلَامِ يَا رَسُولَ اللَّهِ » ثُمَّ نَامَ سَاعَةً فَوَازَى فِي مَنْامِهِ رَسُولَ اللَّهِ (ص) وَقَدْ وَقَفَ بِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ « يَا بَنِي لَقَدْ لَحِقَ بِي الْبُوكُ وَاتَمَّكَ وَاحْوَكُ وَهُمْ يَجْتَمِعُونَ فِي دَارِ الْحَيَوَانِ وَلكِنَّا مَشْتَاقُونَ إِلَيْكَ فَعَجَّلْ بِالْقَدَومِ إِلَيْنَا وَاعْلَمْ يَا بَنِي أَنْ لَكَ دَرَجَةٌ مَعَشَاةَ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ وَ لَسْتَ تَنَالُهَا إِلَّا بِالسَّهَادَةِ »

(ابو مخنف ص ۱۵۱)

## ۴) روضہ رسول پر

عمار سے روایت ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام مدینہ سے نکلے تو روضہ رسول پر تشریف لائے اور اس کو کھڑک کر بہت سوئے۔ آپ نے آنحضرت کو سلام کیا اور فرمایا "یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ میں آپ کے جوار رحمت سے بادل ناخواستہ جا رہا ہوں۔ میرے اور آپ کے درمیان جدائی پیدا کی جا رہی ہے اور مجھ کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ میں یزید کی بیعت کروں جو شراب پیتا ہے اور فسق و فجور کا ارتکاب کرتا ہے۔ اگر میں یزید کی بیعت کرتا ہوں تو یہ کفر ہے اور اگر انکار کرتا ہوں تو قتل کر دیا جاؤں گا۔ اس لئے میں مجبور ہو کر آپ کے روضہ اقدس سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اے خدا کے رسول! آپ پر میرا (آخری) سلام ہو" (یہ کہہ کر) امام حسین کی آنکھ ٹھوڑی دیر کے لئے چھپک گئی۔ خواب میں دیکھا۔ رسول اللہ کھڑے ہوئے ہیں، آپ پر سلام کر رہے ہیں اور فرمایا رہے ہیں "اے میرے فرزند! تمہارے پدر بزرگوار! تمہاری مادر گزلی اور تمہارے بھائی میرے پاس آگئے اور وہ جنت میں ہیں۔ ہم سب تمہارے مشتاق ہیں۔ ہمارے پاس آنے میں جلدی کرو اور سنو لے میرے فرزند تمہارے لئے ایک ایسا درجہ ہے جو نور الہی سے آراستہ ہے جس کو تم شہادت کے بغیر نہیں پا سکتے۔" (ابو مخنف ص ۱۵۱)

⑤

لَمَّا عَزَمَ الْحُسَيْنُ عَلَى الْمَسِيرِ إِلَى الْكُوفَةِ  
عِنْدَ عَجِيئِهِ فِي مَكَّةَ مِنْ الْمَدِينَةِ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى  
قَبْرِ جَدِّهِ فَقَالَ "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا جَدًّا لَا اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا قَبْرُ نَبِيِّكَ وَإِنَّا بِنِ  
بَنْتِهِ وَقَدْ حَضَرْنَا مِنْ الْأُمْرِ مَا قَدْ عَلِمْتَهُ فَإِنِّي  
أُمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَإِنِّهِ عَنِ الْمُنْكَرِ الْفِي حَقِّ هَذَا الْقَبْرِ  
الْأَمَّا اخْتَرْتَنِي مِنْ أَمْرِي مَا هَذَا رِضَا" وَجَعَلَ  
الْحُسَيْنُ يَبْكِي وَيَتَوَسَّلُ بِاللَّهِ عِنْدَ قَبْرِهِ إِلَى  
قَرِيبِ الْفَجْرِ نَنَعَسُ فَوَامِي فِي مَنْأَمٍ جَدًّا قَدْ أَقْبَلَ  
الْيَدِ فِي كِبْكِبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَهُمْ عَنْ عَيْنَيْهِ وَشِمَالِهِ فَغَمَّ  
الْحُسَيْنُ إِلَى صَدْرِهِ وَقَبْلَ بَيْنِ عَيْنَيْهِ وَقَالَ "يَا حَبِيبِي  
يَا حُسَيْنُ كَأَنِّي أَرَاكَ عَنْ قَرِيبٍ وَأَنْتَ مَرْمِلٌ بَدْمَانِكَ  
مَذْبُوحٌ مِنْ قَفَاكَ مَخْضُوبٌ شَيْبَتِكَ بَدْمَانِكَ أَنْتَ  
غَرِيبٌ وَحِيدٌ بَارِعٌ كَرِيبٌ بَيْنَ عَصَابَةٍ مِنْ أُمَّتِي  
تَسْتَعِيثُ وَلَا تَعَاثُ وَأَنْتَ مَعْدِنٌ لِعَطْشَانٍ لَا تَسْتَسْقِي  
وَأَنْتَ لَاطْرُؤِي وَقَدْ اسْتَبَاحُوا حَرِيمَكَ وَذَبَحُوا نَبِيَّكَ  
يَا حَبِيبِي يَا حُسَيْنُ إِنَّ أَبَاكَ وَأُمَّكَ وَأَخَاكَ قَدْ قَهَرُوا  
إِنِّي وَهُمْ مُشْتَاقُونَ وَإِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ لَدَرَجَةً عَالِيَةً

⑤

## قبر نبی پر فریاد

مدینہ سے مکہ آنے کے وقت (جب امام حسینؑ نے کوئ  
جانے کا ارادہ فرمایا تو ایک رات اپنے نانا (رسول اللہ صلیم) کے  
روضہ مبارک پر تشریف لائے اور فرمایا "سلام ہو آپ پر اے خدا کے  
رسول! سلام ہو آپ پر اے جد بزرگوار، خدایا یہ تیرے نبی کی قبر ہے  
اور میں ان کی صاحبزادی کا فرزند ہوں جو کام میرے پیش نظر ہے  
اس کو تو جانتا ہے (میں اس لئے سفر کر رہا ہوں کہ) اچھائیوں کا  
حکم دوں اور برائیوں سے روکوں۔ خدایا اس قبر کا واسطہ میں اس  
چیز کو اختیار کروں جس میں تیری رضا ہو۔" قریب صبح تک امام حسین  
علیہ السلام اپنے نانا کے روضہ مبارک کے پاس روتے رہے اور بار بار گواہ  
میں گریہ وزاری کرتے رہے اتنے میں آپ کی آنکھ جھپک گئی خواب  
میں دیکھا کہ آپ کے نانا (رسول اللہ صلیم) فرشتوں کے ایک حلقہ  
میں جو آپ کو داہنے اور بائیں جانب سے گھیرے ہوئے تھے تشریف  
لائے، امام حسینؑ کو سینہ سے لگایا آپ کی پیشانی کا ہونہ دیا اور فرمایا  
"اے میرے حبیب! اے حسین! میں دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب تم اپنے  
خون میں نہاؤ گے تمہارا گلا پس گردن سے کٹا ہوگا، تمہاری ڈاڑھی  
تمہارے خون سے رنگین ہوگی۔ تم حالت مسافرت میں یکہ و تنہا زمین  
کر بلا پر میری اُمت کے ایک گروہ کے درمیان گھرے ہوئے ہو گے۔"



لاتنالها الا بالشهادة فاسرع الى درجتك" فجعل  
الحسين يبكي في منامه ويقول "يا جد اناخذ في  
اليك في القبر لاحاجة لي في الرجوع الى الدنيا" فقال  
رسول الله (ص) "ولا بد لك من الرجوع الى الدنيا  
حتى ترزق الشهادة لتنال ما كتب لك من السعادة"

(رياض القدس جلد ۱ ص ۱۹۲)

تم فریاد کرو گے لیکن تمہاری فریاد نہ سنی جائے گی۔ تم بھوکے اور  
پیا سے ہو گے مگر سیر و سیراب نہ کئے جاؤ گے۔ لوگ تمہارے حرم  
کی بے حرمتی کریں گے اور تمہارے بچوں کو ذبح کر ڈالیں گے۔ لے  
میرے دل بند، اے حسین، تمہارے پدر بزرگوار، تمہاری مادر گرامی،  
تمہارے بھائی میرے پاس آگے اور سب تمہارے مشتاق ہیں  
تمہارے لئے جنت میں ایک بلند درجہ ہے جس کو بغیر شہادت تم  
نہیں پا سکتے۔ لہذا اپنے (اس) درجہ تک پہنچنے میں جلدی کرو۔  
امام حسین خواب ہی میں رونے لگے اور عرض کیا "اے نانا مجھے  
اپنے ساتھ اپنی قبر میں لے لیجئے میں دنیا کی طرف پلٹ کر جانا نہیں  
چاہتا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارا دنیا میں جانا ضروری ہے  
تا کہ تم شہید ہو اور اس بزرگی کو پاس کو جو تمہارے لئے مہتیا کی  
گنتی ہے۔"

(رياض القدس جلد ۱ ص ۱۹۳)

④

فلما كان السحر ارتحل الحسين عليه السلام  
فبلغ ذلك ابن الحنفية فاتاه فاخذ زمام ناقته  
التي ركبها فقال له "يا اخي الم تعد في النظر فيما  
سألتك؟" قال "بلى" قال "فما حدك على  
الخروج عاجلاً؟" فقال "انا في رسول الله (ص)  
بعدا ما فارقتك فقال يا حسين اخرج فان الله قد  
شاء ان يوالى قتيلاً" فقال له ابن الحنفية "انا لله  
وانا اليه راجعون. فيما معنى حملك هؤلاء النساء  
معك وانت تخرج على مثل هذا الحال؟" فقال  
له "تد قال لي ان الله قد شاء ان يواهن سبائياً"  
وسلم عليه ومضى.

(لہوف ص ۲۴)

## محمد بن حنفیہ سے خطاب

④

جب صبح ہوئی تو امام حسین علیہ السلام نے سفر کا ارادہ  
فرمایا۔ حضرت محمد بن حنفیہ کو خبر ہوئی، آپ آئے۔ امام کے ناقر کی  
جس پر آپ سوار تھے ہمارے پکڑی اور عرض کیا "اے بھائی! کیا جو کچھ  
میں نے عرض کیا تھا اس پر آپ نے غور نہیں کیا؟" فرمایا "ہاں"  
(غور کر لیا) عرض کیا "پھر آپ کیوں سفر کے ارادہ میں اتنی تعجیل کر رہے  
ہیں؟" فرمایا "تم سے رحمت ہونے کے بعد (میں نے خواب میں  
دیکھا کہ) رسول اللہ صلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا "اے  
حسین روانہ ہو جاؤ۔ کیونکہ خدا نے تمہاری یہی مرضی ہے کہ تم شہید سے جاؤ  
(یہ سن کر) محمد بن حنفیہ نے کہا "انا لله وانا اليه راجعون" زہم خدا  
کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہمارے بازگشت ہے) لیکن آپ  
اپنے ساتھ ان عورتوں کو کیوں لے جاتے ہیں جبکہ آپ ایسی خطرناک  
حالت میں جا رہے ہیں؟" امام نے جواب دیا "رسول اللہ نے  
مجھ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کی مرضی ہے کہ یہ معذرات عصمت  
و طہارت بھی قید کی جائیں" پھر امام حسین نے محمد بن حنفیہ کو سلام  
کیا اور روانہ ہو گئے۔

(لہوف ص ۲۴)

التفت الحی ابن عباس وقال "ما تقول فی قوم اخروجوا ابن بنت نبیہ من وطنہ ودارہ وقرارہ وحرم جدہ و ترکوا خانقا مرعوباً لایستقر فی قوار ولایاوی الی جوار یریدون بذلک قتله وسفک دماہ لم یشیک باللہ شیئاً ولم یرتکب منکراً ولا اثماً" قال له ابن عباس "جعلت فداک یا حسین ان کان لاب من المسیر الی الکوفة فلا تسرباھک" فقال "انی رایت رسول اللہ (ص) فی منامی وقد امرنی باسیراً قدر علی خلافہ وافتہ امرنی باسیراً من معی"

(ناسخ التواریخ جلد ۱ و بحار جلد ۱۸۲)

## ④ عبداللہ بن عباس کے خطاب

(امام حسین علیہ السلام) عبداللہ بن عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس قوم کے متعلق جس نے اپنے نبی کی صاحبزادی کے فرزند کو اس کے وطن یاس کے گھر۔ اس کی منزل اور اس کے نانا کے روضے سے باہر نکالا اور اس کو خائف بنا دیا۔ اب نہ تو کسی مقام پر ٹھہر سکتا ہے اور نہ کسی کے پڑوس میں پناہ لے سکتا ہے۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس کو قتل کریں۔ اور اس کا خون بہائیں۔ حالانکہ نہ تو اس نے شرک کیا اور کیسی برائی اور گناہ کا مرتکب ہوا۔ ابن عباس نے عرض کیا "اے حسین میری جان آپ پر قربان اگر آپ کو کو فہ جانا ہی ہے تو عورتوں اور بچوں کو ساتھ نہ لے جائیے" امام نے فرمایا "اے بھائی میں نے اپنے نانا رسول اللہ صلعم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے مجھے ایسے کام کا حکم دیا ہے جس کے خلاف میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اور آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں۔"

(بحار الانوار جلد ۱۸۲ ص ۱۸۲)

فقال عليه السلام " اني لم اخرج بطراً ولا اشراً  
 ولا مفسداً ولا ظالماً وانما خرجت اطلب الصلاح  
 في امة جدى (ص) اريدا امر بالمعروف والنهي عن  
 المنكر اسير بسيرة جدتي وسيرة علي ابن ابي  
 طالب فمن قبلني بقبول الحق قاله اولي بالحق وهو  
 احكم الحاكمين ."

(مناقب جلد ۱ ص ۸۵)

امام حسین علیہ السلام نے عبداللہ بن عباس سے فرمایا  
 " میں بڑا بننے، اکرٹنے، فساد پھیلانے اور ظلم کرنے کی غرض سے  
 نہیں جا رہا ہوں۔ میں صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ اپنے نانا محمد  
 مصطفیٰ صلعم کی امت کی اصلاح کروں، ان کو اچھائیوں کا حکم دوں  
 اور برائیوں سے روکوں۔ ہیں اپنے نانا محمد مصطفیٰ صلعم اور اپنے پدر  
 بزرگوار علی ابن ابی طالب کی سیرت پر چلوں گا جو مجھے حق سمجھ کر قبول  
 کرے گا تو خدا حق کا زیادہ سزاوار ہے اور وہی تمام فیصلہ کرنے  
 والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے"

(مناقب جلد ۱ ص ۸۵)

⑤

ثم جاء عبد الله بن عمر فاشار اليه بصلح  
اهل الضلال وحذرة من القتل والقتال فقال  
له "يا ابا عبد الرحمن اما علمت ان من هوان الدنيا  
على الله ان راس يحيى بن زكريا اهدى الخابغي من  
بغايا بني اسرائيل اما تعلم ان بني اسرائيل كانوا يقتلوا  
ما بين طلوع الشمس سبعين نبيا ثم يجلسون في اسواقهم  
يبيعون ويشترون كان لم يصنعوا شيئا فلم يجعل الله  
عليهم بل اهلهم واخذهم بعد ذلك اخذ عزيزي  
انتقام. اتق الله يا ابا عبد الرحمن ولا تدع شرف  
نصرتي -"

(لهوف ص ۱۳ بحار جلد ۱۸ ص ۱۸۲)

⑧

## عبداللہ بن عمر سے خطاب

پھر عبداللہ بن عمر آئے اور امام حسینؑ کو مشورہ دیا کہ آپ  
اہل ضلالت (یزید اور زید والوں) سے صلح کر لیں۔ انہوں نے جنگ  
جدال کا خوف بھی دلایا۔ امام حسینؑ نے فرمایا "اے ابو عبد الرحمن کیا  
تم مرضی خدا کے خلاف دنیا کے بدترین عمل کو نہیں جانتے کہ حضرت  
یحییٰ بن زکریا کا سر بنی اسرائیل کی بدکاروں میں سے ایک بدکار کے  
پاس تحفہ کی حیثیت سے بھیجا گیا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ بنی اسرائیل  
صبح سے لے کر طلوع آفتاب تک ستر انبیا کو قتل کرتے تھے، پھر نہایت  
اطمینان سے اپنے بازاروں میں بیٹھ کر خرید و فروخت کرتے تھے جیسے  
کہ انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں؟ لیکن خدا نے ان پر عذاب نازل کرنے  
میں تمہیں نہیں فرمائی۔ بلکہ ان کو ہلاکت دی۔ اس کے بعد ان سے  
زبردستی انتقام لینے والے کی طرح انتقام لیا۔ اے ابو عبد الرحمن  
خدا سے ڈرو اور میری مدد و نصرت نہ ترک کرو"

(لهوف ص ۱۳ بحار جلد ۱۸ ص ۱۸۲)

⑨

لَمَّا عَزَمَ عَلَى الْخُرُوجِ إِلَى الْعِرَاقِ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى  
 رَسُولِهِ خَطْمًا لِلْمَوْتِ عَلَى وِلْدَانِ أَدَمَ مَخْطِ الْقِلَادَةِ عَلَى جَيْدِ  
 الْفَتَاةِ وَأَوْلَهْنِي إِلَى اسْلَافِي فِي اشْتِيَاقٍ يَعْقُوبُ إِلَى  
 يَوْسُفَ وَخَيْرِي مَصْرِعَ أَنَا لَأَقِيهَ كَأَنِّي بِأَسْلَافِي هَلَاكًا  
 تَقَطَّعَهَا عَسَلَانِ الْفُلُوتِ بَيْنَ النُّوَادِيسِ وَكَرْبَلَا فِيمَلَانِ  
 مَنَى أَكْرَاشًا جَوْفًا وَاجْرِبَةَ سَعْبِ الْأَمْحِيسِ مِنْ يَوْمِ خَطْمِ  
 بِالْقَلَمِ رَضِيَ اللَّهُ رِضَانًا أَهْلَ الْبَيْتِ نَصْبًا عَلَى بِلَاثَةٍ وَهُوَ  
 يُوَفِّيْنَا أَجْرَ الصَّابِرِينَ - لَنْ تَشْدَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (ص)  
 لِحِمَّتِهِ وَهِيَ مَجْمُوعَةٌ لَهُ فِي حَظِيرَةِ الْقُدَّاسِ تَقْرَأُ لَهُمْ عَيْنَهُ  
 وَيَخْرُجُ بِهِمْ وَعَدَلًا مِنْ كَانِ بَاذِلًا فَيُنَامُ مَهْرَجَتَهُ وَمَوْطِنًا  
 عَلَى لِقَاءِ اللَّهِ نَفْسَهُ فَلْيُرْحَلْ مَعَنَا فَانْزِلْ رَاحِلَ مَصْبَا  
 أَنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

(بہوت ص ۲۲ بحار جلد ۱۸ ص ۱۸۷)

⑨

روائی عراق کے وقت آپ کا ایک خطبہ

جب امام حسین علیہ السلام نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا "تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں، وہی ہوتا ہے جو خدا چاہتا ہے، کوئی قوت بغیر خدا کی مدد کے نہیں، خدا کا درود و سلام ہو اس کے رسول (حضرت محمد صلعم) پر (اے لوگو!) موت کا تدارک اولاد آدم کے گلے میں اس طرح ہے جس طرح جوان عورت کے نکلے میں بارہ مجھ اپنے اسلاف سے منے کا اتنا ہی شوق ہے جتنا حضرت یعقوب کو یوسف مجھ سے منے کا شوق تھا۔ میری قلمگاہ متین ہو چکی ہے جہاں میں پہنچنے والے ہوں، میں گویا نوادیس اور کربلا کے درمیان اپنے جسم کے جوڑ و بند کو دیکھ رہا ہوں کہ جنگل کے بھیڑیے (لشکر یزید) ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں اور میرے جسم سے اپنے بھوکے پیٹ اور خالی توشہ دانوں کو بھر رہے ہیں۔ قلم قدرت نے موت کا جو دن لکھ دیا ہے اس سے چھٹکارہ ممکن نہیں۔ خدا کی مرضی ہم اہل بیت کی مرضی ہے۔ ہم اس کی آزمائشوں سے بچ کر رہتے ہیں اور وہ ہم کو صابروں کے اجر سے سرفراز فرمائے گا۔ رسول اللہ سے ان کے اہل بیت جدا نہ کئے جائیں گے بلکہ خطیرہ القدس میں سب آپ کی خدمت میں موجود رہیں گے۔ ان کو دیکھ کر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور آپ اپنے وعدہ کو جو ان سے کر چکے ہیں پورا کریں گے (اے لوگو!) جو ہمارے اوپر اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہے اور خدا سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے کو آمادہ کر چکا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے میں انشاء اللہ کل صبح کو روانہ ہونے والا ہوں۔"

(بہوت ص ۲۲ بحار ص ۱۸۷)

۱۰

سأله "ما عرجلك يا بن رسول الله عن الحج؟"  
 فقال عليه السلام "لولا عجل لاخذات" ثم سأل عن  
 الناس بالكوفة فعرفه بان السيوف عليه فقال  
 عليه السلام "لله الامر والله يفعل ما يشاء وكل يوم  
 ربنا في شان ان نزل القضاء بما نخت فنحمد الله على  
 نعماته وهو المستعان على اداء الشكر وان حال القضاء  
 دون الرجاء فام يتعد من كان الحق نيته والتقوى  
 سريره"

(بخاری جلد ۱۲ ص ۱۲۵)

۱۰

## فرزدق خدمت امام میں

فرزدق نے امام حسین سے پوچھا "فرزند رسول! کس چیز  
 نے آپ کو اس قدر جلد سفر کرنے پر مجبور کر دیا اور آپ نے حج بھی نہ  
 کیا؟" امام نے جواب دیا "اگر میں جلدی نہ کرتا تو گرفتار کر لیا جاتا"  
 پھر آپ نے کوفہ کے لوگوں کے متعلق دریافت کیا۔ فرزدق نے کہا  
 کہ تلواریں آپ کے خلاف ہیں۔ امام نے فرمایا "تمام امور خدا کے  
 ماتحت ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور ہمارے پروردگار کی  
 توہر دن ایک نئی شان ہے۔ اگر خدا کی مرضی ہماری خواہشات کے  
 مطابق ہے تو ہم خدا کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور شکر کی ادائیگی  
 میں وہی مددگار ہے۔ اور اگر مرضی الہی (کسی مصلحت کے ماتحت ظاہری  
 حیثیت سے) ہماری آرزوں کے خلاف ہے تو جس کی نیت حق ہو  
 اور جس کے دل میں خوف خدا ہو وہ کبھی حق سے دور (اور ناکام  
 نہیں سمجھا جا سکتا"

(بخاری جلد ۱۲ ص ۱۲۵)

ثم بات في الموضوع المذكور فلما اصبح اذا  
 برجل من آل كوفه يكنى ابا هرة الازدي قدامنا فسلم  
 عليه ثم قال "يا بن رسول الله ما الذي اخرجك عن  
 حرم الله وحرم جدك رسول الله (ص)؟" فقال الحسين  
 "ويحك يا ابا هرة ان بنى امية اخذوا مالي فصبرت و  
 شقوا عرضي فصبرت وطلبوا دمي فهربت. وايم الله  
 لتقتلني الفئة الباغية وليبستهم الله ذلا شاملا  
 وسيفا قاطعا ويسلطن الله عليهم من يذلهم حتى  
 يصونوا اذل من قوم سبا اذ ملكتهم امراة فحكمت  
 في اموالهم ودمائهم"

(لہوف ص ۳ و بجاہ جلد ۱ ص ۱۸۵)

## اباہرہ سے ملاقات

۱۱

امام حسین علیہ السلام نے اسی منزل (تعلیہ) پر رات بسر  
 کی۔ جب صبح ہوئی تو ایک شخص جس کی کنیت ابو ہرہ تھی کوفہ سے آیا  
 اور امام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا پھر عرض کیا "فرزند رسول  
 کیا سبب ہوا کہ آپ نے خدا کے حرم اور اپنے نانا (رسول اللہ صلیم)  
 کے دروغہ مبارک کو چھوڑا؟" امام حسین نے فرمایا "افسوس اے  
 اباہرہ۔ بنی امیہ نے میرا مال غصب کیا میں نے صبر کیا، میری عزت  
 و آبرو پر حملہ کیا میں نے صبر کیا۔ اب وہ میرا خون پھانا چاہتے ہیں اس  
 لئے میں (حرم خدا، حرم رسول کو چھوڑ کر) نکل پڑا۔ خدا کی قسم مجھ سے  
 ایک سرکش اور باغی گروہ جنگ کرے گا۔ خدا ان کو ذلیل کرے گا  
 ان کو تیز تلواروں سے فنا کرے گا۔ اور ان پر ایک شخص کو مسلط کر  
 دے گا جو ان کو رسوا اور ذلیل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ قوم سبا  
 سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائیں گے۔ جہاں ایک عورت حکومت کرتی  
 تھی۔ اور ان کے اموال اور ان کے خون کا فیصلہ کرتی تھی"

(لہوف ص ۳ و بجاہ جلد ۱ ص ۱۸۵)



وجعل لایمربادیة الا ویبعه خلق کثیر حتی انتہی  
 فی زبالہ فنزل بہا ثم قام خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ  
 و ذکر النبی (ص) فصلى علیہ ثم نادى باعلی صوتہ ایہا  
 الناس انما جمعتکم علی ان العرا ق فی قبضتی وقد جاد فی  
 خبر صحیحہ ان مسلم بن عقیل وھانی بن عروہ قتلوا  
 وقد اذلتنا شیعتنا فمن کان منکم یصبر علی ضرب  
 السیون وطعن الرماح فلیات معنا والافلیضت من  
 موضعه هذا۔ فلیس علیہ من ذماھا شیء " فسکتوا  
 جمیعا وجعلوا یتفقون یمینا و شمالا حتی لم یبق عندنا  
 الا اھل بیتہ وموالیہ وھم نیف وسبعون رجلا وھم  
 الذین خرجوا معہ من مکة وانما جعل ذلك لانہ علم  
 ان الناس لا یتبعونہ الا انھم یظنون ان العرا ق لہ وفی  
 قبضتہ فکرہ ان یسیروا معہ وھم یعلمون علی ما یقدمون

(ابو مخنف ص ۲۳)

## ۱۲) مقام زبالہ پر عوام سے خطاب

(امام حسین علیہ السلام) جس دیہات کی طرف سے گذرتے تھے  
 لوگوں کی ایک کثیر جماعت آپ کے ساتھ ہو جاتی تھی یہاں تک کہ آپ مقام  
 زبالہ پر پہنچے اور وہیں اتر پڑے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے خدا کی حمد و ثنا  
 کی، حضرت نبیؐ کا ذکر کیا۔ آپ پر درود بھیجا۔ پھر باواز بلند ارشاد فرمایا۔  
 اے لوگو! میں نے تم سب کو اپنے ساتھ اس خیال سے جمع ہونے دیا تھا  
 کہ عراق میرے قبضہ میں ہے۔ لیکن میرے پاس صحیح خبر آئی ہے کہ مسلم  
 بن عقیل اور ہانی بن عروہ شہید کر دیئے گئے اور ہمارے بلانے والوں  
 نے ہم کو چھوڑ دیا۔ لہذا تم میں سے جو کوئی شمشیر زنی اور نیزہ بازی پر صبر کر سکے  
 وہ میرے ساتھ چلے ورنہ اسی جگہ سے واپس چلا جائے اس شخص پر میری  
 کوئی ذمہ داری نہیں، (یہ سن کر) سبک سب خاموش ہو گئے اور اپنے  
 بائیں چھٹنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے ساتھ صرف آپ کے اہل بیت و  
 آپ کے رشتہ دار رہ گئے جن کا تعداد صرف ۷۹ تھی جو مکہ سے آپ  
 کے ساتھ چلے تھے۔ امام حسینؑ نے اس لئے اعلان فرمادیا کہ آپ سمجھ  
 رہے تھے کہ لوگ آپ کے ساتھ صرف اس خیال سے جمع ہو گئے تھے کہ  
 عراق آپ کے قبضہ میں ہے۔ آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ لوگ لاعلمی میں  
 آپ کے ساتھ جائیں بلکہ وہ جان لیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور کیا  
 واقعات پیش آنے والے ہیں۔ (ابو مخنف ص ۲۳)

ولم یزل الحمر موافقاً للحسین حتی حضر  
 الصلوة فصرى الحسين بالفريقین ثم قام الحسين في  
 ازار ونعلین فحمد الله واثنى عليه وذكره جده  
 فصلى عليه ثم قال "ايها الناس معذرة الى الله  
 واليكم اني لم اترككم حتى اتتني كتبكم ان اقدم اليها  
 لك ما لنا وعليك ما علينا ليس لنا امام سواك فان  
 كنتم لقدامي كارهين رجعت عنكم الى ماشئت"

(ابو مخنف ص ۱۱۱)

## ۱۳۱ مقام زمی جسم پر لشکر حر سے خطاب

حربین یزید ریاحی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ساتھ  
 رہے۔ یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا۔ امام حسین نے اپنے اصحاب  
 اور لشکر حر و دونوں کو نماز پڑھائی۔ پھر ازار و نعلین پہنے ہوئے  
 کھڑے ہوئے، خدا کی حمد و ثنا کی، اپنے نانا محمد مصطفیٰ صلعم کا ذکر  
 کیا، ان پر درود بھیجا پھر فرمایا "اے لوگو! میں خدا سے اور تم  
 لوگوں سے عذر خواہ ہوں۔ میں اس وقت تک تمہارے پاس نہیں  
 آیا جب تک تمہارے مسلسل خطوط میرے پاس نہ آئے (تم نے  
 لکھا) جلد آئیے۔ آپ کا نفع ہمارا نفع اور آپ کا نقصان ہمارا نقصان ہے  
 سوائے آپ کے ہمارا کوئی امام نہیں۔ تو اب اگر میرا آنا تمہیں ناپسند  
 ہے تو میں تم لوگوں کی طرف سے پلٹ کر اس لمبی چوڑی زمین پر جہاں  
 کہیں چاہوں گا جلا جاؤں گا"

(ابو مخنف ص ۱۱۱)

ایہا الناس ان رسول الله (ص) قال من  
 رأى سلطاناً جائراً مستحلاً لحرم الله نكثاً عهده  
 مخالفاً لسنة رسول الله (ص) يعمل في عباد الله  
 بالأثم والعدوان فلم يغير عليه بفعل ولا قول كان  
 حقاً على الله ان يدخل مداخله الا وان هولاء قد  
 لزمو طاعة الشيطان وتولوا عن طاعة الرحمن و  
 اظهروا الفساد وعطلوا الحج ورواها بالغي و  
 احلوا حرام الله وحرموا حلاله واني احنق بهذا  
 الامر لقرابتي من رسول الله (ص) وقد اتتني  
 كتابك وقد امت علي رسولكم ببيعتكم استكم لا  
 تباروني ولا تخذلونني فان وفيتم لي ببيعتكم فقد اصبتم  
 بكم ورسلكم وانا الحسين بن علي بن فاطمة  
 بنت رسول الله (ص) ونفسي مع انفسكم وولدي  
 مع اهل بيكم واولادكم وكنتم في اسوة وان لم  
 تفعلوا ونقضتم عهدي وخلفتم بيعتي فلم هي  
 ما هي منكر بنكر لقد فعلتموها باجي واخي وابن  
 عمي مسام بن عقيل والمغرور ما اغربكم فخطاكم  
 اخطاتم ونصيبكم ضيعتكم ومن نكث فانما

## ۱۴) مقام بیضہ پر امام کا ایک خطبہ

امام حسین نے لشکر سے خطاب فرمایا :-

"اے لوگو! رسول اللہ صلیم نے فرمایا ہے "جو کوئی  
 ایسے بادشاہ کو دیکھے جو ظلم کرتا ہے، خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو  
 حلال سمجھتا ہے، عہد الہی کو توڑتا ہے، سنت نبوی کی مخالفت کرتا  
 ہے، خدا کے بندوں پر گناہ اور سرکشی سے حکومت کرتا ہے اور یہ  
 دیکھ کر (اس کی نہ آنے فعل سے مخالفت کرے نہ اپنے قول سے تو  
 یقیناً خدا اس کو وہیں بھیجے گا (جہنم میں) جہاں اس کا ٹھکانا ہے دیکھو  
 ان لوگوں (نبی امیہ) نے شیطان کی پیروی کی ہے۔ اور اطاعت  
 رحمن سے انحراف کیا ہے۔ فتنہ و فساد کو پھیلارکھا ہے۔ حدود الہی  
 معطل کر دیئے ہیں۔ خراج سلطنت پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے، خدا کے  
 حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اور میں رسول اللہ  
 کے ساتھ قرابت قریبہ کی وجہ سے ان لوگوں سے زیادہ اس چیز (امر  
 بالمعروف اور نہی عن المنکر) کا حق دار ہوں۔ میرے پاس تمھارے  
 بے شمار خطوط آئے۔ تمھارے قاصد پیام بیعت لے کر پہنچے کہ نہ  
 تم مجھے تنہا چھوڑو گے اور نہ مجھ سے بے وفائی کرو گے۔ تو اگر تم اپنی  
 بیعت پر قائم رہے اور وفاداری کا ثبوت دیا تو تم راہ ہدایت پر ہو  
 میں حسین بن علی ہوں رسول اللہ کی سزا جزادی کا فرزند ہوں۔ میری

يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَسِيغَنِي اللَّهُ عَنْكُمْ ۝

(بخاری جلد ۱ ص ۱۸۸)

جان تمھاری جانوں کے ساتھ ہے۔ اور میرے بچے تمھارے ہالی بچوں کے ساتھ ہیں۔ میں تمھارے لئے نمونہ ہدایت ہوں۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو اور مجھ سے جو عہد و پیمان کیا ہے اسے توڑ دو اور میری بیعت سے انکار کر دو تو میری عمر کی قسم تم سے یہ امر بعید نہیں۔ تم میرے پدر بزرگوار، میرے بھائی، اور میرے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل کے ساتھ ایسا ہی کر چکے ہو، جس نے تم پر بھروسہ کیا اس نے دھوکہ کھایا۔ لیکن یاد رکھو تم نے اپنا ہی نقصان کیا اور اپنے ہی نصیب کو ضائع کیا جس نے بد عہدی کی اس نے خود اپنے خلاف بد عہدی کی۔ خدا عنقریب مجھ کو تم سے بے نیاز کر دے گا۔

(بخاری جلد ۱ ص ۱۸۸)

فقام الحسين في اصحابه خطيبا فحمد الله  
 واثنى عليه وذكر جده فصلى عليه ثم قال "انته  
 قد نزل بنا من الامور ما قد ترون وان الدنيا قد  
 تغيرت وتسكرت وادبر معي وفيها واستمرت جدا عظم  
 تبقى منها الاصابة كصباية الاناء وحسب عيش  
 كما المرعى الويل الا ترون الى الحق لا يعمل به والى  
 الباطل لا يتناهى عنه ليرغب المؤمن في لقاء ربه  
 محققا في الارى الموت السعادية والحياة مع  
 الظالمين الابرار" فقام زهير بن القين وقال  
 "قد سمعنا هداك الله يا بن رسول الله مقالتك  
 ولو كانت الدنيا لنا باقية وكنا فيها مخلصين لثرتنا  
 النهوض معك على الاقامة"

(نهوض معك على الاقامة ۱۸۸)

## اصحاب سے خطاب (۱۵)

امام حسین علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اپنے اصحاب کو  
 مخاطب کیا، خدا کی حمد و ثنا کی، اپنے نانا رسول اللہ کا ذکر کیا، ان پر  
 درود بھیجا، پھر ارشاد فرمایا "معاملات نے میرے ساتھ جو صورت  
 اختیار کر لی ہے اسے تم دیکھ رہے ہو۔ دنیا نے اپنا رنگ بدل دیا اور  
 ناموافق ہو گئی۔ اس کی بھلائیوں نے منہ پھیر لیا اور نیکیاں ختم ہو گئیں  
 اب اس دنیا سے اتنا ہی بچا جتنا برتن میں تلچھٹ اور (اس دنیا میں)  
 زندگی اتنی ہی ذلیل و حقیر ہو گئی جیسے نہ مضم ہونے والا چارہ۔ کیا تم  
 حق کو نہیں دیکھتے کہ اس پر عمل نہیں کیا جاتا اور باطل کو نہیں دیکھتے کہ  
 اس سے پرہیز نہیں کیا جاتا اب مومن کو چاہیے کہ خدا سے ملاقات کی خواہا  
 کرے۔ میں تو ایسی موت کو سعادت سمجھتا ہوں اور ان ظالموں کے ساتھ  
 زندہ رہنا عذاب جان خیال کرتا ہوں" یہ سن کر حضرت زہیر بن قین  
 کھڑے ہوئے اور عرض کیا "فرزند رسول! خدا آپ کی مدد کرے۔  
 ہم نے آپ کی تقریر سنی۔ بخدا اگر دنیا ہمارے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی  
 ہو اور ہم ہمیشہ اس میں رہنے والے ہوں جب بھی ہم آپ کے ساتھ سفر  
 کرنے کو (اور آپ کو، مدد و نصرت کو) اس دنیا کے قیام پر ترجیح دیں گے"

(نهوض معك على الاقامة ۱۸۸)

وساروا جميعاً الى ان اتوا ارض كربلاء فوقف  
 فرس الحسين فنزل عنها وركب اخري فلم تبعه  
 خطوة واحدة ولم يزل يركب فرسا بعد فرس حتى  
 ركب سبعة افراس وهن على هذا الحال فلما رأى  
 ذلك قال "يا قوم ما اسم هذه الارض؟" قالوا "ارض  
 الغاصرية" قال فهل لها اسم غير هذا؟" قالوا نعم  
 نينوى" قال "اهل لها اسم غير هذا؟" قالوا "شاطي  
 الفرات" قال "اهل لها اسم غير هذا؟" قالوا "تسمى كربلاء"  
 فعند ذلك تنفس الصعداء وقال "ارض كربلاء"  
 ثم قال "انزلوا ههنا مناخركم بنا ههنا تسفك دماءنا  
 ههنا والله تمقتك حريمنا ههنا والله تقتل رجالنا  
 ههنا والله تذبج اطفالنا ههنا والله تراس قبورنا  
 وبهذه التربة ومدني جدي رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم ولاخلف لقوله ۴"

(ابو مخنف ص ۴۹)

## ۱۶) زمین کربلا پر پہنچ کر

امام حسین اور آپ کے ساتھی آگے بڑھے یہاں تک کہ زمین کربلا پر  
 پہنچے (یہاں پہنچ کر) امام حسین کا گھوڑا رک گیا۔ آپ اس گھوڑے  
 سے اترے اور دوسرے گھوڑے پر سوار ہوئے لیکن وہ ایک قدم بھی آگے  
 نہ بڑھا آپ برابر مختلف گھوڑوں پر سوار ہوتے رہے یہاں تک کہ سات گھوڑوں  
 پر بیٹھے مگر سب کا وہی حال رہا (اور ایک بھی آگے نہ بڑھا) جب امام  
 نے یہ دیکھا تو فرمایا "اے لوگو! اس زمین کا کیا نام ہے؟ سب نے کہا زمین  
 غاصریہ" پوچھا "کیا اس کے علاوہ اس کا اور بھی کوئی نام ہے؟" کہا  
 "نینوی بھی کہا جاتا ہے" فرمایا "کیا اس کے علاوہ اس کا کوئی نام ہے؟" کہا  
 "شاطی فرات" فرمایا "کیا اس کے علاوہ اس کا اور بھی کوئی نام ہے؟"  
 لوگوں نے جواب دیا "اس کو کربلا بھی کہتے ہیں" یہ سن کر آپ نے ایک لمبی  
 سانس لی اور فرمایا "ہاں یہ رنج و غم کی زمین ہے" پھر فرمایا "تم سب تیرے  
 پڑوس ہیں ہمارے ناقے بٹھائے جائیں گے یہیں ہمارا خون بہایا جا  
 گا۔ بخدا یہیں ہمارے اہل حرم کی بے حرمتی کی جائے گی۔ بخدا یہیں ہمارے  
 مرد شہید کے جائیں گے۔ بخدا یہیں ہمارے بچے ذبح کر دیے جائیں گے  
 بخدا یہیں ہماری قبروں کی زیارت کی جائے گی اور اسی زمین کے متعلق  
 میرے نانا رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا تھا اور میرے نانا رسول  
 اللہ صلعم کا قول کبھی غلط نہیں ہو سکتا" (ابو مخنف ص ۴۹)

۱۴  
 "انتم من بیعتی فی حل فالحقوا بعشائرتکم وموالیکم"  
 وقال لاهل بیتہ قد جعلتکم فی حل من مفارقتی فانکم  
 لا تطیقونہم لتضاعف اعداؤہم وقواہم وما المقصود  
 غیر منہ ہون فی القوم فان اللہ عزوجل یعیننی  
 ولا یخیننی من حسن نظریۃ کعادتہ فی اسلافنا الطیبین  
 فاما عسکرہ ففارقوہ واما اہلہ والادنون من اقربائہ  
 فابوا وقالوا "لانفارتک ومیل بنا ما یجلبک ومیخزننا  
 ما یخینک ویصیبنا ما یصیبک وانا اقرب ما یکون  
 الی اللہ اذ انکنا معک" فقال لہم "فان کنتم قد وطنتم  
 انفسکم علی ما قد وطنت نفسی علیہ فاعلموا ان اللہ  
 یہب المنازل الشریفت لعبادہ لصبرہم لاحتمال المکارہ  
 وان اللہ وان کان خفتی مع من مضی من اہلی الذین  
 انا اخرہم لقاءً فی الدنیا من المکرمات بما سهل معہا علی  
 احتمال الکریہات فان لکم شطی ذلک من کرامات اللہ  
 واعلموا ان الدنیا حلوہا ومرہا حالم والانتباہ فی الاخری  
 والقاتر من فانی فیہا والشقی من یشقی فیہا والاحدائم  
 باول امرنا وامرکم معاشرہ لیا لنا عجینا والمعتمنین  
 بنا لیسہل علیکم احتمال ما انتم لہ معی ضونہ" قالوا بلی

۱۵  
 اپنے لشکر اور اپنے اہل بیت کے سامنے  
 آپ ایک خطبہ

پہلے ساتھیوں سے فرمایا۔

"تم سب میری بیعت سے آزاد ہو (تم کو اجازت ہے)  
 لہذا اپنے اپنے قبیلوں اور رشتہ داروں کے پاس چلے جاؤ" پھر  
 اپنے اہل بیت سے فرمایا "میں تم کو بھی اجازت دیتا ہوں کہ مجھ کو چھوڑ  
 اور چلے جاؤ۔ کیونکہ تم دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کی تعداد اور قوت  
 بہت زیادہ ہے۔ اور یہ صرف مجھے چاہتے ہیں۔ میرے اور اس قوم  
 کے معاملہ کو چھوڑو یقیناً خدا میری مدد کرے گا اور اپنی نظر عنایت سے  
 مجھے محروم نہ رکھے گا جیسا کہ وہ ہمارے پاک و پاکیزہ اسلاف کے ساتھ  
 کرتا رہا ہے۔" یہ سن کر آپ کا لشکر تو آپ کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا لیکن  
 آپ کے اہل بیت اور قریبی رشتہ داروں نے انکار کر دیا اور کہا ہم  
 آپ کی ہرگز تہمانہ چھوڑیں گے جو آپ پر گزرے گی وہ ہم پر گزرے گی  
 جو آفت آپ پر آئے گی وہ ہم پر آئے گی۔ جو مصیبت آپ پر پڑے گی  
 وہ ہم پر پڑے گی۔ ہم خدا سے اسی وقت قریب ہو سکتے ہیں جب آپ  
 کے ساتھ رہیں" امام نے فرمایا "اگر تم نے بھی اپنے نفوس کو اس  
 چیز کے لئے آمادہ کر لیا ہے جس کے لئے میں اپنے کو آمادہ کر چکا ہوں

یا بن رسول اللہ (ص) "قال ان الله لما خلق آدم  
 واستوا لا وعلمه اسماء كل شئ وعرضهم على الملكة  
 جعل محمداً وعلياً وفاطمة والحسين اشباحاً  
 خمسة في ظهر آدم وكانت النوارهم تضي في الافاق من  
 السموات والمحجب والجنان والكرسى والعرش فامر  
 الملكة بالسجود لادم تعظيماً له انه قد فضل به بان  
 جعله وعاء لتلك الاشياء التي قد اعم انوارها  
 الافاق فسجدوا الا ابليس ابى ان يتواضع لجلال الله  
 وعظمته وان يتواضع لانوارنا اهل البيت وقد  
 تواضعت لها الملكة كلها واستكبر وارتفع وكان باباً  
 ذلك وتكبراً من الكافرين."

(بلاغة الحسين ص ۱۲۶)

تو یقین کر لو کہ خداوند عالم اپنے بندوں کو بلند مراتب اسی وقت عنایت  
 فرماتا ہے جب وہ مصیبتوں کو برداشت کریں اور صبر کریں۔ خدا نے دنیا  
 میں مصائب کے برداشت کرنے پر جو مدارج اور مراتب میرے بزرگوں  
 کے لئے جو گذر چکے ہیں اور میں جن کی آخری فردہوں مخصوص کر رکھا ہے  
 خدا کے ان عطا کردہ مدارج میں تمہارا بھی حصہ ہے۔ یہ بھی جان لو کہ  
 دنیا کی ہر شے میں اور تلخ چیز خواب ہی خواب ہے۔ اس خواب سے  
 بیداری آخرت میں ہوگی۔ اور جو آخرت میں کامیاب ہوا وہی کامیاب  
 ہے۔ اور جو آخرت میں بد بخت رہا وہی بد بخت ہے۔ اسے میرے چاہنے  
 والو، میرے دوستو، میرا ساتھ دینے والو! کیا میں تم سے اپنی اور تمہاری  
 پہلی چیز کو نہ بیان کر دوں تاکہ آنے والے مصائب کا برداشت کرنا  
 تمہارے لئے آسان ہو جائے "سب نے کہا "ہاں اے فرزند رسول  
 (آپ ضرور بیان فرمائیں) آپ نے فرمایا "جب خدا نے آدم کو پیدا  
 کیا اور انہیں قوت دی اور ان کو ہر چیز کے نام بتائے اور انہیں ملائکہ  
 کے سامنے پیش کیا تو محمد صلعم علیہ فاطمہ حسن اور حسین ان پانچ  
 صورتوں کو آدم کی پشت میں ودیعت فرمایا۔ ان (پانچ ذوات) کے  
 نور سے تمام دنیا، آسمان، حجابہائے آسمان، جنتیں، کرسی،  
 عرش سب روشن تھے۔ پھر خدا نے آدم کی عزت کو بڑھالے کے لئے  
 ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو سجدہ کریں۔ اور خدا نے آدم کو اس لئے فضیلت  
 دی کہ ان کو ان پانچ صورتوں کا امانت دار بنایا تھا جن کے انوار سے



ثم نادى باعلى صوته «يا اهل العراق ايها الناس  
اسمعوا قولى ولا تغربوا حتى اعظاكم بما يحق لكم على  
وحى اعذار اليكم فان اعطيتموني النصف كنتم بذلك  
اسعدا وان لم تعطوني النصف من انفسكم فاجمعوا انكم  
ثم لا يمكن امركم عليكم غمّة ثم اتضوا الى ولا  
تنتظروا ان ولى الله الذى انزل الكتاب وهو  
يتولى الصالحين.»

(بحار جلد ۱۹ ص ۱۹۰)

تمام دنیا روشن تھی۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے غطیت  
خداوندی اور تم اہل بیت کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا  
حالانکہ تمام فرشتوں نے سر جھکایا۔ ابلیس نے تکبر کیا اور اپنے کو بڑا  
سمجھا اور اپنے انکار اور تکبر کی وجہ سے کافر بنا میں سے ہو گیا»

## اہل عراق کو ایک تہنید

امام حسین علیہ السلام نے بہ آواز بلند ارشاد فرمایا: اے  
عراق والو! اے لوگو! میری باتیں سنو، جلدی نہ کرو تاکہ میں تم کو  
نصیحت کر کے اپنے فرض سے سبک دوش ہو جاؤں اور تمھارے  
سامنے عذر پیش کر دوں۔ اگر تم نے میرے حق میں انصاف کیا  
تو اس میں تمھاری بھلائی ہے اور اگر تم انصاف نہیں کرتے تو پھر تم سب  
ایک رائے ہو جاؤ (اور سوچو) تاکہ تمھارا معاملہ تمھارے اوپر پوشیدہ  
نہ رہ جائے۔ پھر میری طرف چلے آؤ اور انتظار نہ کرو، بے شک میرا  
والی اور مددگار خدا ہے جس نے کتاب (قرآن) نازل فرمایا اور  
خدا ہی نیکو کاروں کا مددگار ہے»

(بحار جلد ۱۹ ص ۱۹۰)

(۱۹)

جمع ولداء واخوته واهل بيته ثم نظر اليهم  
فبكى ساعة ثم قال «اللَّهُمَّ انا عترۃ نبيك محمد  
(ص) وقد ازعجنا وطر دنا واخرجنا عن حم جذا  
وتعودت بنو امية علينا. اللهم فخذ لنا بحقنا وانصرنا  
على القوم الكافرين»

(بحار جلد ۱۸۹ ص ۱۸۹)

(۱۹) اولاد، پھائی اور اہلبیت کو دیکھ کر امام کا گریہ

امام حسین علیہ السلام نے اپنی اولاد اپنے بھائیوں،  
اور اپنے اہل بیت کو اکٹھا کیا اور ان کو دیکھ کر کچھ دیر روئے رہے  
پھر فرمایا «خدا یا ہم تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت ہیں، ہم تنگ  
گئے، وطن سے نکالے گئے، اور اپنے نانا کے روضہ سے باہر  
کر دیئے گئے۔ ہم پر بنی امیہ نے زیادتی کی۔ خدا یا ہمارے حق  
کا واسطہ ہماری خبر لے اور ان کافریں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما»

(بحار جلد ۱۸۹ ص ۱۸۹)

فجمع الحسين اصحابه وقال اثني على الله  
 احسن الثناء واحمدا على الشدة والتهنئة معاشر  
 المؤمنين لست اعلم اصحابا اصبر منكم ولا اهل بيت اوفى  
 وافضل من اهل بيتي فجزاكم الله عن احسن الجزاء  
 واني اظن ان احزاي احي هذه مع هؤلاء القوم الظالمين  
 وقد ابحتكم فما في رقابكم مني ذمام و  
 حرج وهذا الليل فتلا اسدال عليكم فليأخذ  
 كل رجل منكم بيدي رجل من اهل بيتي وتقرؤا  
 في النبى ارمينا وشمالا عسى ان يفي بح الله عنا  
 وعنكم فان القوم يطلبونى دونكم فقال له اخر  
 وبنواخيه ومواليه وبنو عبد الله بن جعفر لم  
 نفعل ذلك يا سيدنا ولا ارانا الله فيك سوء ولا مكرؤا

(بہوف ص ۳۹ ابو مخنف ص ۶۲)

## ۲۰ اصحاب کے سامنے امام کی تقریر

امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور فرمایا  
 ”میں خدا کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو بہترین تعریف ہے اور اس کی حمد  
 کرتا ہوں ہر تکلیف اور آرام میں۔ اے گروہ مومنین! میں نہیں جانتا  
 کہ دنیا میں کسی کے اصحاب تم سے زیادہ شاکر و صابر ہوں گے  
 اور کسی کے اہل بیت میرے اہل بیت سے زیادہ وفادار اور افضل  
 ہوں گے۔ خدا میری طرف سے تم کو جزائے خیر دے۔ میرا خیال ہے  
 کہ اس ظالم لشکر (یزید) کے ساتھ میرا یہ آخری دن ہے میں تم کو  
 (ریباں سے چلے جانے کی) اجازت دیتا ہوں اور اپنی بیعت تمہاری  
 گردنوں سے اٹھائے لیتا ہوں۔ پردہ شب حائل ہے۔ تم کو چاہیے کہ  
 تم میں کا ایک ایک مرد میرے اہل بیت کے ایک ایک مرد کا ہاتھ پکڑے  
 اور اس صحرا میں داہنے بائیں منتشر ہو جائے۔ امید ہے خدا ہم سے اور تم  
 سے مصیبتوں کو دور کر دے۔ یہ (لشکر یزید) صرف تجھے چاہتا ہے ان کو  
 تم سے کوئی تعلق نہیں“ یہ سن کر آپ کے بھائیوں، بھتیجوں، رشتہ  
 داروں، اور حضرت عبداللہ بن جعفر کے صاحبزادوں نے کہا ”اے  
 ہمارے سردار ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے (ہم آپ کو تنہا ہرگز نہیں چھوڑ  
 سکتے) خدا ہم کو وہ دن نہ دکھائے کہ (ہماری زندگی میں) آپ پر کوئی امت  
 یا مصیبت آئے۔“ (بہوف ص ۳۹ ابو مخنف ص ۶۲)

”یا قوم اعلموا! خرجتم معی بعلمکم انی اقدم علی قوم بایعوننا بالسنتهم وقلوبهم وقد انعکس العلم واستحوذ علیهم الشیطان فانما هم ذکر اللہ والان لم یکن لهم مقصدا الا قتلی و قتل من یجاہد بین یدی و سببی حریمی بعدا سلبهم واخشی انکم ما تعلمون وتسجون والحداع عندنا اهل البیت محرم فمن کراه منکم ذلک فلیصرف فاللیل ستیر والسبیل غیر خطیر والوقت لیس بهجیر ومن اسانا بنفسه کان معنا فی الجنان بخیا من غضب الرحمن وتبلا قال جدی رسول اللہ ص ” ولدی حسین یقتل بطف کس بلا غریبا وحیدا عطفا فمن نصره فقد نصر فی ونصر ولدا القائم ولونصرنا بلسانه فهو فی حزینا یوم القیامة “

(بحار جلد ۱۸ ص ۱۸۷)

## ساتھیوں کے سامنے تقریر (۲۱)

”اے لوگو! سمجھ لو! تم میرے ساتھ یہ خیال کر کے چلے تھے کہ میں اس قوم کی طرف جا رہا ہوں جس نے اپنی زبانوں اور اپنے دلوں سے میری بیعت کر لی ہے لیکن مجھے اس کے خلاف معلوم ہوا۔ میرے بلا نے والوں پر شیطان غالب آیا جس نے ان کو خدا کی یاد سے غافل بنا دیا۔ آپ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ فحشہ کو اور میرے ساتھ رہ کر چہاد میں شریک ہونے والوں کو شہید کر دیں اور میرے اہل حرم کا سامان لوٹ کر ان کو قید کر لیں۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم لاطلی اور شرم و مروت میں نہ پڑے رہو۔ دھوکہ بازی اور فریب دہی ہم اہل بیت کے نزدیک حرام ہے تو (تم میں سے) جو آنے والی باتوں کو ناپسند کرے وہ (یہاں سے) واپس چلا جائے، پردہ شب حائل ہے۔ راستہ خطرناک نہیں۔ اور وقت بھی ابھی نہیں گیا ہے اور جو اپنی جان خطرہ میں ڈال کر ہماری مدد کرے گا وہ یقیناً ہمارے ساتھ جنت میں ہوگا اور عذاب الہی سے بری ہوگا۔ میرے نانا رسول اللہ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ ”میرا فرزند حسین زمین پر بلا پرست مسافرت میں تنہا اور پیا سا شہید کر دیا جائے گا جس نے حسین کی مدد کی اس نے میری مدد کی، اور حسین کے فرزند (امام آخر الزمان) حضرت ہمدی قائم کی مدد کی۔ اور اگر کسی نے صرف زبان ہی سے مدد کی تو روز قیامت وہ ہمارے گروہ میں ہوگا۔“

(بحار جلد ۱۸ ص ۱۸۷)

فبانت الامام تلك الليلة فلما اصبح نظر الى القوم  
واذا هم قد اذبحوا اليه فعدا براحلته فركبها  
واقبل على القوم ونادى يا اهل صوتته « ايها الناس انضرو  
لي » فنصتوا. فحمد الله واثنى عليه وذكر النبي صلعم  
فصلى عليه ثم قال « ايها الناس انسيوني من  
انا ثم راجعوا انفسكم هل يحل لكم قتلي وانا ابن بنت  
نبيكم وابن صفيه واول المؤمنين والمصدقات  
بالله ورسوله وبما احبب من عند الله  
اليس حننا ولا سيد الشهداء اعظم ابني؟ او ليس  
جعفر الطيار في الجنة همي؟ او ما بلغتم قول جدائي  
لي ولاخي الحسن » هذا ان سيدا شباب اهل  
الجنة » وقال « اني مخلف نيتم الثقلين  
كتاب الله وعترتي اهل بيتي » فنا  
صدا فتقوني وهو الحق والافاسئلو جابر ابن  
عبد الله الانصاري واباسعيد الخدري  
وسهل بن سعد الساعدي وزيد ابن  
ارقم وانس ابن مالك فانهم سمعوا ذلك  
من جدائي رسول الله صلى الله عليه

## کوفیوں سے خطاب (۲۲)

امام حسین علیہ السلام نے (عاشورہ کی) تمام رات  
(عبادت الہی میں) گزاری جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ لشکر (یزید)  
آبادہ جنگ ہے۔ آپ نے سواری طلب فرمائی۔ سواری پر بیٹھے  
دشمنوں کی طرف آئے، اور بہ آواز بلند فرمایا « لوگو! خاموش ہو جاؤ  
سب کے سب خاموش ہو گئے۔ آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی۔  
حضرت نبی صلعم کا ذکر کیا ان پر درود بھیجا پھر فرمایا « لوگو! میرے  
نسب اور خاندان کو دیکھو کہ میں کون ہوں۔ پھر خود سوچو کہ تمہارا مجھ کو قتل  
کرنا کسی طرح بھی جائز ہو سکتا ہے جب کہ میں تمہارے نبی کی صاحبزادی  
کا فرزند ہوں۔ اور تمہارے نبی کے وصی کا پسر ہوں جو خدا پرست  
پہلے ایمان لانے والے اور خدا اس کے نبی اور خدا کے یہاں سے  
ان کی لائی ہوئی باتوں کے تصدیق کرنے والے تھے۔ کیا حمزہؓ سید  
الشہداء میرے پدر بزرگوار کے چچا نہیں؟ کیا جعفر جو جنت میں پروا  
کرتے ہیں میرے چچا نہیں؟ کیا تم نے میرے نانا رسول اللہ صلعم  
کی حدیث سنی جو آپ نے میرے اور میرے بھائی امام حسن  
کے متعلق فرمائی تھی کہ « یہ دونوں (حسن اور حسین) جو انان اہل جنت  
کے سردار ہیں » اور یہ بھی فرمایا تھا کہ « میں تم میں دو گراں قدر چیزیں  
چھوڑتا ہوں۔ ایک کتاب خدا۔ دوسرے میری عزت اور اہل بیت »

وسلم لی ولاخی۔ اما فی هذا عاجز کبر عن سفد  
دعہ

(ابو مخنف ص ۵۲ بحار جلد ۱۹۳)

تو اگر تم میری باتوں کی تصدیق کرتے ہو تو حق ہے۔ ورنہ پوچھ لو جاہل  
بن عبد اللہ انصاری سے، ابو سعید خدری سے، سہل بن سعد ساعدی  
سے، زید بن ارقم سے، انس بن مالک سے، ان سب نے سنا ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حدیثیں) میرے اور میرے بھائی  
کے متعلق فرمائی ہیں۔ تو کیا ان حدیثوں میں کوئی بھی ایسی بات نہیں  
جو تم کو میرا خون بہانے سے روک سکے؟

(ابو مخنف ص ۵۲ بحار جلد ۱۹۳)

وَبَاتَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَذِنَ وَقَامَ وَصَلَى  
بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا فَرَغَ اسْتَدْعَى بَدْرَةَ جَدًّا رَسُولِ  
اللَّهِ (ص) وَتَعَمَّرَ بِعِمَامَتِهِ السَّجَابَ وَتَقَلَّدَ بِسَيْفِ  
أَبِيهِ ذِي الْفَقَارِ وَنَزَلَ إِلَى الْقَوْمِ وَقَالَ "إِيهَا النَّاسُ  
أَعْمَوَانِ الدُّنْيَا دَارِ فِتَاءٍ وَزَوَالٍ مُتَغَيِّرَةٍ بِأَهْلِهَا  
مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ، مَعَاشِرِ النَّاسِ عَرَفْتُمْ شَرَّ نِعَمِ الْإِسْلَامِ  
رَقْمًا تَمَّ الْقُرْآنُ وَعَلِمْتُمْ أَنَّ مُحَمَّدًا (ص) رَسُولَ الْمُنْتَهَى  
الدِّيَانِ وَوُثِّبَتْ عَلَيْهِ قَتْلُ وَلَدِ الْأَعْدَاءِ وَعَدَاوَانَا  
مَعَاشِرِ النَّاسِ أَمَا تَأْمُرُونَ إِلَى مَاءِ الْفِرَاتِ يَجُوحُ كَأَنَّ  
بَطُونَ الْحَيَاتِ يَشْرَبُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَالْكَلَابُ  
وَالْحَنَازِيرُ. وَالرَّسُولُ اللَّهُ يَمُوتُونَ عَطِشًا"

(ابو مخنف ص ۶)

## لشکر یزید کے سامنے ایک تقریر

امام حسینؑ نے (عاشورہ کی ہولناک شب (خدا کی عبادت میں) ختم کی۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اذان دی، اقامت کہی۔ اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ منگوائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عامہ صحابہ اپنے سر مبارک پر رکھا، اپنے پدر بزرگوار (حضرت علیؑ) کی تلوار ذوالفقار کمر میں لٹکائی، اور لشکر یزید کے پاس آ کر فرمایا "لوگو! یقین کر لو کہ دنیا فنا اور زوال کا گھر ہے۔ یہ دنیا والوں کے حالات کو الٹی پٹتی رہتی ہے۔ لوگو! تم ارکان اسلام سے واقف ہو تم نے قرآن پڑھا ہے تم جانتے ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ حقیقی کے رسول ہیں (ان باتوں کو جانتے ہوئے بھی) تم انہیں کے فرزند کو ظلم و ستم کے ساتھ قتل کرنا چاہتے ہو۔ اے لوگو! کیا تم دریائے فرات کے پانی کو نہیں دیکھتے جو موجیں مار رہا ہے۔ اور سانپ کے پیٹ کی طرح چمک رہا ہے۔ جس کو یہودی، عیسائی، کتے اور سورتگ پیتے ہیں۔ لیکن خدا کے رسولؐ کی آل پیاس سے مر رہی ہے (اور تم نے ان پر پانی بند کر دیا ہے۔"

(ابو مخنف ص ۶)

حمدا لله واشتني عليه ثم قال "ان الله قد  
اذن في قتلكم وقتلي هذا اليوم فعليتم بالصبر والقتال

○

قال لهم "صبروا بنى الكرام فما الموت الا قنطرة  
تعبر بجم عن البؤس والضراء الى الجنان الواسعة  
والنعيم الدائمة فانيتم بيرة ان ينتقل من  
سجن الى قصر وما هولاء عداكم الا لمن ينتقل  
من قصر الى سجن وعذاب. ان ابى حدثني عن  
رسول الله (ص) ان الناس سرحن المؤمن وجنة  
الكافر والموت جس هو لاء الى جنانهم وجس هو  
الى جهنمهم ما لذت ولا لذت"

(بحار جلد ۱۹۰ ص ۱۹۰)

## ۲۲ روز عاشورہ اصحاب اور اہلیت سے ارشاد گرامی

(امام حسین نے اپنے اصحاب کو مخاطب فرمایا) خدا کی حمد  
و ثنا کی بھر ارشاد فرمایا "خداوند عالم نے جہاد کی اجازت دے دی ہے  
آج کے دن وہ ہماری اور تمہاری شہادت راضی ہے۔ صبر کرو اور جہاد  
میں مشغول ہو جاؤ"

○

امام نے اپنے اصحاب سے فرمایا "اے شریفوں اور غیرت  
داروں کی اولاد! صبر کرو۔ موت ایک پل ہے جس پر سے تکلیفیں  
اور مصیبتیں جھیلے ہوئے گزر کر تم وسیع جنوں اور ہمیشہ رہنے والی  
 نعمتوں تک پہنچ جاؤ گے۔ تم میں کون ہے جو ایک قید خانہ سے ایک  
قصر کی طرف جانا پسند نہ کرے۔ تمہارے دشمنوں کی مثال اس  
شخص کی ہے جو قصر سے قید خانہ اور عذاب کی طرف جائے۔ میرے  
پدر بزرگوار نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم سے  
سنا ہے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت  
 ہے۔ اور موت مومن کے لئے جنت میں جانے کا اور کافر کے لئے  
جہنم میں جانے کا پل ہے۔ میں جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی مجھے  
کبھی جھوٹا کہا گیا"

(بحار جلد ۱۹۰ ص ۱۹۰)



قال "ويلكم ما علمتم ان تبضتوا  
 لي فتسمعوا قولي فقلتم لا ملئت بطونكم  
 من الحرام" فتلاوم اصحاب عمر ابن  
 سعد بنهم فقالوا "انصتوا له" فقال  
 عليهم السلام "تب اللهم ايها الجماعة  
 وترحنا ان حيين استصوختمونا واليهين متحيرين  
 فاصرختم مودين مستعدين سلتم علينا  
 سيفا في رقبنا وحشتم علينا نار الفتن  
 جناها عداؤكم وعدونا فاصبحتم  
 البلى اولساء علم ويدا عليهم ولا عدلکم  
 بغیر عدل افشوه فيکم ولا امل اصبر  
 لکم فيهمرا الاحرام من الدنيا انما لود  
 وخسيس عيش طعمتم فيه من غير حداث  
 كان منا والاراي تفضل لنا فوالله  
 الوليات اذکم هتمونا وترکتونا تجفتمونا  
 والسيف لحرثهما والجاش طامن والراي لم يستصم  
 ولكن اسرعتم علينا لطيرة الذباب وتدا علمتم  
 اليها لتداعى الفرائش فقبها الحمر فانتما

## کوفیوں کی مذمت ان کی غداری کا انکشاف

(امام حسین علیہ السلام نے کوفیوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا  
 "تمہارا برابر ہو، تمہارا کیا نقصان ہے اگر تم خاموش ہو جاؤ اور میری  
 باتیں سنو؟ یقیناً تمہارے شکم مال حرام سے بھر چکے ہیں" یہ سن کر عمر  
 ابن سعد کے لشکر والے ایک دوسرے کی ملامت کرنے لگے اور بولے  
 "خاموش ہو جاؤ اور ان (حسین) کی باتیں سنو" امام حسین نے  
 ارشاد فرمایا "اے لوگو! ہلاکت و بربادی ہو تمہارے لئے، تم نے  
 ہی حیران و پریشان ہو کر ہم سے فریاد کی، اور جب ہم تیار ہو کر دوڑتے  
 ہوئے تمہاری فریاد کو پہنچے تو تم نے تلواروں کو ہماری ہی گردنوں  
 پر گھینچ لیا اور وہ آگ جو اپنے اور ہمارے دشمن کے لئے بھڑکائی تھی  
 اسے ہمارے ہی لئے بھڑکادی اور اب تم اپنے دوستوں کے دشمن  
 ہو گئے اور اپنے دشمنوں کے ہاتھ بن گئے۔ حالانکہ دشمنوں نے نہ تو  
 تمہارے ساتھ کوئی انصاف کیا اور نہ تم کو ان سے کوئی فائدہ پہنچا۔  
 سوائے اس کے کہ دنیا کی حرام چیزیں تم نے ان سے حاصل کیں اور  
 بدترین عیش و آرام کی ان سے لالچ کی۔ حالانکہ نہ تو ہم سے کوئی بات  
 تمہارے خلاف ظاہر ہوئی، اور نہ ہمارے متعلق تمہارا عقیدہ غلط  
 رہا۔ کیوں نہ تمہارے لئے ہلاکت و بربادی ہو جب کہ تم نے ہم کو

أنتم من طواغيت الامّة وستذاذ الاخراب  
 ونبذاة الكتاب ونفثة الشيطان  
 وعصبة الانام وحى فى الكتاب ومطفى  
 السنن وقتل اولاد الانبياء ومبيري عترّة  
 الاوصياء وملحق العهار بالنسب ومودى  
 المؤمنین وصواخ امّة المستهائین  
 الذین جعلوا القرآن عضین وانتم ابن حراب  
 واستباعه تعمدون وایانا تخاذلون  
 احل والله الخذل انتم معروف و  
 شجت علیه عم وقتم وتوارثته  
 اصولکم وفروعکم وثبتت علیه قلوبکم  
 وغشیت صداورکم فکنتم اخبت  
 شیئ سخنالنا صب واکتة للغاصب الالعة  
 الله على الناس الذین ینقضون الایمان  
 بعد توکدھا وقد جعلتم الله علیکم  
 فجلا فانتهم والله هم الان الرعی ابن الدعوی  
 قد رکز بین اثنتین بین السلة والذلة  
 وهیهات ما اخذ الدنیه ابی الله ذلك ورسوله  
 وجدود طابت وجود طهات وانوف حمیه

ناپسند کیا، ہم کو چھوڑ دیا، ہم سے کھلم کھلا جنگ کرنے آئے۔ حالانکہ  
 ہماری تلواریں باہر نہ نکلی تھیں، دل بھی مطمئن تھے، اور تمہارے  
 متعلق ہماری رائے بھی نہ بدلی تھی۔ لیکن تم ہم پر کھیوں اور ٹڈیوں  
 کی طرح ٹوٹ پڑے۔ برا ہو تمہارا۔ تم امت کے سرکش، جماعت  
 میں تفرقہ ڈالنے والے۔ کتاب خدا کو چھوڑ دینے والے۔ شیطان  
 کا شکار ہو جانے والے۔ گنہگاروں کے گروہ میں شمار ہونے  
 والے۔ کتاب خدا میں تحریف کرنے والے۔ سنت رسول کو مٹا دینے  
 والے۔ اولاد انبیاء کو قتل کرنے والے۔ اوصیاء کی عترت کو طاک  
 کرنے والے۔ اولاد زنا کو نسب میں ملانے والے۔ مومنین کو تکلیف  
 دینے والے۔ اور قرآن کے ساتھ مذاق اڑانے والے بن گئے۔ تم ابن  
 حرب (یرید) اور اس کے ساتھیوں کے مددگار بن گئے۔ اور ہمارا  
 ساتھ چھوڑ دیا۔ ہاں ہاں ایسا ہی ہونا ہی چاہیے۔ بخدا تمہاری بیوفائی  
 مشہور ہے۔ اسی غداری اور بے وفائی پر تمہاری اصلیت ہے۔ اسی  
 پر تمہاری جڑیں اور شاخیں قائم ہوئیں، اسی پر تمہارے دل مضبوط ہو  
 اور اسی کو تمہارے سینے چھپائے ہوئے ہیں۔ تم ناصب کے لئے  
 بدترین آلہ حرب اور غاصب کے لئے بہترین لقمہ ہو۔ خدا کی لعنت ہو  
 ان عہد و پیمان توڑنے والوں پر جو عہد و پیمان کو استوار کر کے توڑ  
 ڈالتے ہیں۔ حالانکہ تم نے عہد و پیمان پر خدا کو بھی گواہ و ضمان بنایا تھا۔  
 تم لوگ خدا کی قسم انہیں (عہد توڑنے والوں) میں ہو سنا! یہ زلفراؤ

و نفوس ابیة لا توشر مصارع اللرام الا قد اعلمت  
وانذرت الا وانی زاحف لہذا الاسوة علی  
قلۃ العتاد و حذالۃ الاصحاب۔ الاثم  
لا تلبثون الا لیسیت ما یرتب الفراس حتی تلدوا  
بکم دوس الترحی عہدا عہدا الی ابی عن  
جکد فاجمعوا امرکم و شرکا لکم ثم شیدا فی  
جمیعہا فلا تنظروا فی توکلت علی اللہ  
ربی و ربکم ما من دابة الا هو اخذنا صیتہا  
ان ربی علی کصراط مستقیم۔  
اللہم احبس عنہم قطرا السماء و ابعت علیہم  
سنین تسفی یوسف و سلط علیہم غلام ثقیف  
یسقیہم کاسا مصبرۃ لا یسلع فیہم احد فانہم  
غزونا و کذبونا انت ربنا و علیک توکلنا  
والیک انبنا و الیک المصیر،

(بہون ص ۲۲ ریاض القدس جلد ۲۲۲ بحار جلد ۱۹۲)

کا حرامی لڑکا (ابن زیاد) دو باتوں کے درمیان اڑ گیا ہے یا مجھ پر  
تلوار کھینچے یا مجھے (گرفتار کر کے) ذلیل کرے۔ میں کبھی ذلت و خواری  
کو برداشت نہ کروں گا۔ خدا، اس کا رسول، پاکیزہ اہل و اجداد طیب  
و طاہر آغوش، اونچی ناک، غیرت مند نفس، ام کو روکتے ہیں کہ ہم عزت  
کی موت کو چھوڑ کر کمینوں کی اطاعت کریں۔ گواہ رہو! میں نے اپنا  
عذر بیان کر دیا اور تم کو خوف بھی دلا دیا۔ میں اپنے ساتھیوں کو  
اپنے ساتھ لے کر تم سے ضرور جنگ کروں گا۔ حالانکہ ان کی تعداد  
بہت کم ہے اور بہت سے ساتھیوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔  
دیکھو اس کے بعد تم اتنی ہی دیر رہ سکو گے جتنی دیر گھوڑے پر  
سوار ہونے میں لگتی ہے یہاں تک کہ چکی کی گردش تم کو گردش دے  
گی۔ اور میں ڈالے گی۔ اس بات کو میرے پدربزرگوار نے میرے  
نانا سے سنا ہے اور مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اب تم اور تمہارے شریک  
سب مل کر اپنا معاملہ ٹھیک کر لو پھر تمہارا جو جی چاہے میرے ساتھ  
کرو اور مجھے موقع نہ دو۔ میں تو صرف خدا ہی پر بھروسہ کرتا ہوں جو  
میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور زمین پر جتنے  
چلنے والے ہیں سب کا مالک ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھی راہ  
پر ہے۔ خدایا ان سے آسمانوں کی بارش روک دے۔ ان کو ایسے  
قحط میں مبتلا کر جیسا کہ قحط حضرت یوسف کے زمانہ میں آیا تھا۔ ان  
پر قبیلہ ثقیف کے نوجوان کو مسلط کر دے جو ان کو (موت) کا تلخ

فصدقوا علی الحسین حتی نال العرش ومن  
اصحابه وفتام علیه السلام واتلی علی قائم  
سيفه ونادی ابا علی صوتہ فقال انشادکم اللہ  
هل تعلمون؟ قالوا نعم انت ابن رسول اللہ  
وسبطہ قال انشادکم اللہ هل تعلمون ان  
جدی رسول اللہ ص؟ قالوا اللہ نعم قال  
انشادکم اللہ هل تعلمون ان ابی علی بن ابی طالب؟  
قالوا اللہ نعم قال انشادکم اللہ هل  
تعلمون ان امی فاطمة الزہراء بنت محمد  
المصطفی ص؟ قالوا نعم قال انشادکم اللہ  
هل تعلمون ان جدی خدیجة بنت خویلد اول  
نسأ هذه الامة اسلاماً؟ قالوا اللہ نعم  
قال انشادکم اللہ هل تعلمون ان حمزة  
سید الشہداء عم ابی؟ قالوا اللہ  
نعم قال انشادکم اللہ هل تعلمون  
ان جعفر الطیار فی الجنة عقی؟ قالوا اللہ  
نعم قال انشادکم اللہ هل تعلمون ان  
هذا سيف رسول اللہ ص انما قلدا؟ قالوا

جام پلائے۔ اور ان میں سے ایک فرد کو بھی نہ چھوڑے کیونکہ انہوں نے ہم  
کو دھوکا دیا اور ہمیں جھٹلایا، تو ہی ہمارا پروردگار ہے، تجھ ہی پر ہم  
نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی  
طرف ہماری بازگشت ہے۔

(بہارِ ص ۲۱۰ ریاض القدس جلد ۳۳۳ بحار جلد ۱ ص ۱۹۴)

## ۲۶) لشکرِ یزید کے سامنے امام کی تقریر

لشکرِ یزید نے امام حسینؑ پر بہت سختی کی یہاں تک کہ آپ اور  
آپ کے اصحاب پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ آپ تلوار کے قبضہ پر ٹیک لگا کر  
کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے (لشکرِ یزید کو مخاطب کیا اور) ارشاد  
فرمایا "میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا مجھے پہچانتے ہو؟" سب نے  
کہا "ہاں آپ رسول اللہ کے فرزند اور ان کے لوا سے ہیں۔" فرمایا میں  
تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ رسول اللہ میرے نانا تھے؟  
سب نے کہا "ہاں" فرمایا "میں تم سے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں  
کیا جانتے ہو کہ علی بن ابی طالب میرے پدر بزرگوار تھے؟" سب نے  
کہا "ہاں" فرمایا "میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا جانتے ہو کہ  
فاطمہ زہرا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی صاحبزادی میری مادر گرامی  
تھیں؟" سب نے کہا "ہاں" فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے

”اللهم نعم“ قال انشدكم الله هل تعلمون ان  
 هذه عمارة رسول الله (ص) انالاسيها؟ قالوا ”اللهم  
 نعم“ قال ”انشدكم الله هل تعلمون ان عليا  
 كان اقل القوم اسلاما واعلمهم علما واعظهم  
 حلما وادبهم ولي كل مؤمن ومومنة؟“ قالوا  
 ”اللهم نعم“ قال ”فما استحلون دمي وابي صلوة  
 الله عليه الذائذ من الحوض يذود عنه  
 رجلا كما يذاد البعير الصائد ما عن الماء  
 ولواء الحمد في يدا بني يوم القيامة؟“ قالوا  
 ”قلنا علمنا ذلك كله ونحن غير تارئين  
 حتى تذوق الموت عطشا.“

(بہون صفحہ ۳۷ بحار جلد ۱۷۲)

ہو کہ خدیجہ بنت خویلد میری نانی تھیں؟ جو اس امت کی تمام عورتوں  
 میں سب سے پہلے اسلام لائیں ”سب نے کہا ”ہاں“ فرمایا میں  
 تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ حمزہ سید الشہداء میرے پدر  
 بزرگوار کے چچا تھے؟ ”سب نے کہا ”ہاں“ فرمایا ”میں تمہیں خدا کی  
 قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ جعفر جو جنت میں پرواز کرتے ہیں میرے  
 چچا تھے؟“ ”سب نے کہا ”ہاں“ فرمایا ”میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں  
 کیا جانتے ہو کہ یہ تلوار جو میں لٹکاتے ہوں رسول اللہ کی تلوار ہے؟“ ”سب  
 کہا ”ہاں“ فرمایا ”میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہ عمامہ جو میں پہنے  
 ہوئے ہوں رسول اللہ کا عمامہ ہے؟“ ”سب نے کہا ”ہاں“ فرمایا  
 ”میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ حضرت علیؑ اسلام کے  
 اعتبار سے تمام لوگوں میں سب سے بڑے عالم سب سے بڑے سلیم  
 اور ہر مومن ومومنے کے ولی تھے؟“ ”سب نے کہا ”ہاں“ فرمایا ”پھر کیا  
 میرا خون بہانے کو تیار ہو حالانکہ میرے ہی پدر بزرگوار لوگوں کو حوض  
 کوثر سے ہنکانے والے ہیں جیسے پانی سے لوتے ہوئے اونٹ ہنکا  
 جاتے ہیں۔ اور روز قیامت لوہے کا حدیث میرے ہی پدر بزرگوار کے ہاتھ  
 میں ہوگا“ لشکرِ یزید نے جواب دیا ”ہم سب کچھ جانتے ہیں مگر تم  
 آپ کو ہرگز نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ آپ پیاسے رہ کر موت کا  
 ذائقہ چکھیں۔“

(بہون صفحہ ۳۷ بحار جلد ۱۷۲)



فتمت امام الحسين وراء صفوفهم فخطب  
فقال الحمد لله الذي خلق الدنيا فجعلها  
دار مناء وزوال متصرفة بأهلها حالاً بعد  
حال فكالمغور من غربته والشقي من فسنته  
فلا تغننكم الحياة الدنيا ولا يغنينكم  
بالله الغرور ومنها فتم الرب ربنا وبنسنا لعباد  
انتم اقررتم بالطاعة وامنتم بالرسول محمد  
ثم انتم رجعتم الى ذريته وعلوته  
تريدون قتلهم لمتداستحوذ عليهم  
الشیطان فانسأتم ذم الله العظيم فتبالم  
ولما يتروون ان الله واننا اليه  
راجعون هولاء قسوفوا بعد ايمانهم فبعلا  
للقوم الظالمين

(مناقب جلد ۱ ص ۹۴)

## دشمنوں کے سامنے امام کا خطبہ

۲۸

پھر امام حسین علیہ السلام دشمنوں کی صفوں کے عقبے  
سامنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا "حمد وثنا اس خدا کے لئے ہے  
جس نے دنیا کو خلق فرمایا اور اس کو فنا و زوال کا گھر بنایا۔ یہ دنیا اہل  
دنیا کو ایک حال سے دوسرے حال میں الٹی پلٹی رہتی ہے دھوکے  
میں وہی ہے جس کو دنیا دھوکہ دے اور بد بخت وہ ہے جس کو دنیا  
اپنے فتنوں میں جکڑ لے (خبردار) کہیں زندگانی دنیا تمہیں دھوکے  
میں نہ ڈالے اور یہ دھوکہ تمہیں خدا کی طرف سے خافل نہ کر دے  
ہمارا معبود تو بہترین معبود ہے اور بدترین بندے تم لوگ ہو۔ تم نے  
اطاعت و پیروی کا اقرار کیا اور رسول خدا حضرت محمد صلعم پر ایمان لا  
پھر سچی تم ان کی ذریت اور عترت کی طرف اس حالت میں لیئے کہ تم ان کو  
قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ یقیناً تم پر شیطان غالب آیا جس نے  
تم سے خداے بڑی یاد بھلا دی۔ تمہارا اور تمہارے ارادوں کا برا  
ہو، ہم خدا کے لئے ہیں اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے یہی  
وہ قوم ہے جس نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا۔ پس ہلاکت  
ہو ظالمین کے لئے۔"

(مناقب جلد ۱ ص ۹۴)

ثم توجه نحو القوم وقال «ويلكم على ما تقاتلونى  
على حق تركتكم ام على سنة غيرتكم ام على  
شريعة بدلتم بها؟ يا قوم كفوا عن ضلالتكم  
فالتصل منا بتقوى الله ما مورفلا تغزبتم  
الدين اوزينتمها فالحير والشر للانسان منظور  
افى احذر ثم بطش الالك بعصم ومن تقدم  
بالا نذار معذور»

(رياض القدس جلد ۱ ص ۱۳۰)

## شکر زید کو تہیہ

(۲۹)

پھر امام حسین علیہ السلام لشکر زید کی طرف متوجہ ہوئے  
اور فرمایا "تف ہے تم پر مجھ سے کس بات پر لڑنے آئے ہو۔ کیا  
میں نے دین حق کو چھوڑ دیا؟ یا سبیت رسول میں کوئی تبدیلی کی یا شریعت  
بدل ڈالی؟ اے لوگو! اپنی گمراہی سے بچو (یا درکھو) ہم سب خدا  
سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کہیں دنیا اور اس کی آرائشیں تم کو  
دھوکا نہ دیں۔ انسان کو خیر و شر پر نظر رکھنی چاہیے۔ میں تم کو عذاب  
آہنی سے ڈراتا ہوں۔ جو ڈرے گا وہ معذور ہے۔"

(رياض القدس جلد ۱ ص ۱۳۰)



فقام الحسين و صلى باصحابه صلوة الظهر  
فلما فرغ من صلوته قال "ان هذا الجنة قد  
فاتحت ابوابها واتصلت انهارها وايئعت انهارها  
وزينت قصورها وتولفت ولدانها وحورها وهذا  
رسول الله (ص) والشهداء الذين قتلوا معه و ابني  
وامي يتوقعون فداؤهم عليهم ويتباشرون  
بكم وهم مشتاقون اليكم فجاؤوا عندينا  
وذبوا عن حرم رسول الله (ص) وعن امامنا  
وابن بنت نبيكم ففداؤهم عنكم الله بنا فانتم في جوار  
جلهنا والكرام علينا واهل مودتنا فداؤوا بارحمتي  
الله فيكم عنا"

فلما سمعوا ضجوا بالبكاء والتعيب وقالوا "نفوسنا  
دون انفسكم ودمنا عنادون دماءكم واورواحنا  
لكم الفداء والله لا يصل اليكم احد بغيرنا و  
فينا الحيوة وقد وهبنا للسيوف نفوسنا وللطير  
البداننا"

(ابو مخنف ص ۶۷)

### ۳۰ اصحاب کو جنت کی بشارت

(روز عاشور) امام حسین نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز ظہر ادا  
فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا "میرے اصحاب  
دیکھو یہ جنت ہے۔ اس کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ ان کی پہلی  
ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ اس کے پھل پک چکے ہیں اس کے  
قہر آراستہ کر دیئے گئے ہیں اور اس کے غلمان اور اس کی حوریں اکٹھا  
کر دی گئی ہیں۔ اور (دیکھو) یہ رسول اللہ ہیں۔ یہ شہداء ہیں جو رسول اللہ  
کے ساتھ رہ کر شہید ہوئے اور میرے پدر بزرگوار اور میری مادر گرامی  
ہیں۔ یہ سب تمہاری آمد کے منتظر ہیں، یہ سب تم سے خوش ہیں اور تمہارے  
مشتاق ہیں (تیار ہو جاؤ) اپنے دین کی حفاظت کرو۔ حرم رسول سے  
دشمنوں کو دور کرو اور اپنے امام اور اپنے نبی کی صاحبزادی کے فرزند کو بچاؤ  
خدا نے ہمارے معاملے میں تمہارا امتحان لیا ہے۔ تم ہمارے نانا کے  
جوار میں ہو گے۔ تم ہمارے نزدیک بزرگ اور عزت والے ہو اور ہم  
سے محبت کرنے والے ہو۔ ہم سے دشمنوں کو دور کرو۔ خدا ہماری طرف  
سے تمہیں برکت اور جزائے خیر دے گا" جب اصحاب نے (امام حسین  
کی) تقریر سنی تو رونے لگے اور عرض کیا "ہماری جانیں آپ کی  
حفاظت کرنے والی ہیں اور ہمارا خون آپ کے خون کا محافظ ہے۔  
ہماری جانیں آپ پر قربان۔ خدا کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں ایک دشمن

ایہ یا منتحلہ دین الاسلام واتباع  
 شرالانام هذا اخر مقام اقرع به اسماعلم  
 واجتنبہ علیکم زعمتم انکم بعدا قتلی  
 تنتعون فی دنیاکم وتستظنون قصورکم ہیہات  
 ہیہات ستحاطون عن قریب بما تسمی تعدا بہ  
 فرالضلم وتوجف منہ افئدکم حتی لا  
 یوئکم مکان ولا یظلم امان وحتی تنونواذل  
 من حرام الامۃ . وکیف لانتونوا کذاک وقد  
 الیتم علی الفساق ان تسفوا دم رسول اللہ وتقتلوا  
 ذریتہ وتظماوا صیتہ وتوسروا السنوتہ  
 ولقد خیرتکم بین خلال ثلاث فابستم  
 ومذمتکم شوئتکم افی انفتاد لطاغیتکم  
 الملحداء معاذ اللہ نفوس ایہ  
 والنوف حمیہ تقعدا من  
 الدانیۃ وتنہض بنا فی الغرالی وودد  
 الملیۃ وما الشوقنی الی اللحق بہذاک  
 الفتیۃ والوفیاء بعہدای  
 لونی فخذوا حذرکم

بھی آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہم نے پہلے ہی سے اپنی جانوں کو تلواروں  
 کے نام اور اپنے جسموں کو طائروں کے نام بہہ کر دیا ہے۔“  
 (ابو مخنف ص ۶۶)

## لشکر زید پر اتمام حجت

۳۱

”اے دین اسلام کی طرف اپنے کو غلط منسوب کرنے والو،  
 اور اے بدترین لوگوں کی پیروی کرنے والو! اب یہ آخری موقع  
 ہے کہ تمہارے کانوں کو کھٹکھٹا رہا ہوں اور تم پر حجت تمام کر رہا ہوں  
 تم گمان کرتے ہو کہ مجھے قتل کرنے کے بعد تم دنیا کی نعمتوں سے لطف  
 اندوز ہو گے اور اپنے محلوں میں آرام و چین سے بیٹھو گے۔ افسوس افسوس  
 عنقریب تم ایسی مصیبتوں میں گمراہ جاؤ گے کہ تمہارے بازو کلنے لگیں گے  
 اور تمہارے دل تھرا اٹھیں گے۔ یہاں تک کہ تمہاری پناہ کے لئے  
 نہ تو کوئی جگہ ہوگی اور نہ تم کہیں امان پاسکو گے۔ یہاں تک کہ تم امت  
 میں سب سے زیادہ ذلیل سمجھے جاؤ گے۔ اور کیوں نہ تم بدترین اور ذلیل  
 سمجھے جاؤ گے جب کہ تم نے قسم کھائی ہے کہ تم رسول اللہ کا خون  
 بہاؤ گے، ان کی ذریت کو قتل کرو گے، ان کے بچوں کو پیا سار کھو  
 گے، اور ان کی عورتوں کو قید کرو گے۔ میں نے تم کو اپنی تین باتوں  
 میں سے کسی ایک کے مان لینے کا اختیار دیا۔ مگر تم نے انکار کر دیا

شمسیدونی جمیعاً ولا تنظرون

(بلاغۃ الحسین ص ۱۷۸)

تم اپنی شان و شوکت کے غرور میں رہ گئے۔ کیا میں تمہارے سرکش اور لاندہب (یزید) کی بیعت کر لوں؟ خدا کی پناہ! بلند نفس اور اونچی ناک مجھے (یزید کی بیعت) ایسے ذلیل کام سے روکتی ہے اور مجھے آمادہ کرتی ہے کہ میں عزت کے ساتھ موت کے گھاٹ پر اتروں۔ مجھے ان جوانوں سے (جو راہ خدا میں شہید ہو چکے) ملنے کا اور اپنے پروردگار سے کئے ہوئے وعدہ کے پورا کرنے کا کس قدر شوق ہے۔ لہذا خوف کرو (اور سوچو) پھر تم سب میرے ساتھ مکاری کرو اور موقع نہ دو!

(بلاغۃ الحسین ص ۱۷۸)

عباد اللہ اتقوا اللہ وكونوا من الدانیا  
 علی حدیث فان الدانیا لوبقیة الاحد وبقی  
 علیہا احد کانت الانبیاء اعاق بالبقاء  
 واولی بالرضاء وارضی بالقضاء غیر ان اللہ خلق  
 الدانیا للبلاء وخلق اهلها للقضاء فجدیدها  
 بال وبعیہا مضمحل و سرورہا متفہم و  
 المنزل بلغة والدار قلعة فتزود وادان  
 خیر الزاد التقوی و اتقوا اللہ لعلمکم تفحون»

(بخاری جلد ۱۸۸ ص ۱۸۸)

۳۲ ساحل فرات پر پہنچ کر لشکرِ یزید سے خطاب

(ساحل فرات پر پہنچ کر امام حسین نے لشکرِ یزید کو مخاطب  
 کر کے ارشاد فرمایا)

«بندگانِ خدا! خدا سے ڈرو اور دنیا سے ہوشیار ہو  
 جاؤ۔ اگر دنیا کسی کے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی ہوتی اور کوئی دنیا  
 میں ہمیشہ باقی رہتا تو انبیاء نے کرام ہمیشہ باقی رہنے کے زیادہ حق  
 تھے۔ وہ رضائے الہی (پر چلنے) کے زیادہ حق دار تھے۔ مگر یہ کہ خدا  
 نے دنیا کو مصیبتوں کے لئے اور دنیا والوں کو فنا ہو جانے کے لئے  
 پیدا کیا ہے۔ دنیا کی ہر نئی چیز کہنہ ہو جانے والی اور ہر نعمتِ رائل  
 ہو جانے والی ہے۔ دنیا کی خوشیاں ناپائدار ہیں۔ یہ ایک وقتی منزل  
 اور عارضی گھر ہے۔ لہذا اس دنیا سے زاد راہ (آخرت کے لئے) جمع  
 کرو اور بہترین زاد راہ خدا کا خوف ہے۔ خدا سے ڈرو۔ شاید ملامت  
 پا جاؤ»

(بخاری جلد ۱۹ ص ۱۹)

شمر بن زعرب علیہ السلام فقال «یا اهل اللوفه  
قبیح الائم و ترخا و بوسا و نغسا حین استصہر ختمونا  
و لہین فاتینا کسر موجفین فتخذتم علینا سیفا کان  
فی ایماننا و حشتم لا عدا لکم من غیر عدل  
افشوا و نیتم و لا ذنب کان منا الیکم فہل لکم  
الویل ات اذ کفرتمونا و ترکتمونا و السیف مشیم  
و الجاش طامن و الوری لما یستحصد لکم اسوہم  
الی بیعتن کسوع الدباء و تہافتن الیہا کتہافت  
الفراس ثم نقضتموها سفھا و ضلۃ و فت کالطواغیت  
الامۃ و بقیۃ الاحزاب و نبذۃ الکتاب شمر  
انتم تاتخذوننا و تقتلوننا۔ الالعنۃ اللہ علی  
الظالمین»

(مناقب جلد ۲ ص ۹۸)

## کو فیوں کی غداری کا اظہار

۳۳

پیر امام حسین علیہ السلام (دشمن کی طرف) بڑھے اور فرمایا۔  
”اے کو فیو! برا ہو تمہارا اور ہلاکت و مصیبت و بربادی ہو تمہارے لئے  
تم نے حیران و پریشان ہو کر ہم سے فریاد کی اور جب ہم تمہارے پاس  
دور تے ہوئے آئے تو جو تلواریں ہماری مدد کے لئے بلند ہونے  
والی تھیں انہیں تلواروں کو تم نے ہمارے اوپر کھینچ لیا اور دشمنوں کے  
ساتھ ہو کر ہمارے خلاف، جنگ کی آگ بھگے گا۔ حالانکہ دشمنوں نے  
تمہارے ساتھ کوئی انصاف کا برتاؤ نہیں کیا اور نہ ہماری طرف سے  
تمہارے خلاف کوئی برائی ظاہر ہوئی۔ کیوں نہ تمہارے لئے بربادی  
و ہلاکت ہو۔ تم نے ہم کو ناپسند کیا، ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہماری تلواریں  
ہمارے نیاموں میں تھیں، ہمارے دل تمہاری طرف سے مطمئن تھے  
اور ہماری رائے تمہارے متعلق بدلی نہ تھی۔ تم ٹڈیوں اور پرانوں  
کی طرح ہماری بیعت پر ٹوٹ پڑے پھر تم اس بیعت کو توڑ ڈالا اور  
گمراہی کی وجہ سے امت کے رگڑوں، گروہ شیطانی اور کتاب خدکے  
چھوڑنے والوں کے ساتھی بن گئے۔ تم نے ہم کو چھوڑ دیا اور آج ہم  
سے جنگ کرنے آئے ہو۔ آگاہ ہو جاؤ۔ ظالمین پر خدا کی لعنت ہے“

(مناقب جلد ۲ ص ۹۸)

(۳۴)

فَعِنْدَهَا ضَرْبُ الْحُسَيْنِ بِيَدِهَا إِلَى الْحَيِّتِ  
وَجَعَلَ يَقُولُ "أَشْتَدُّ غَضَبَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى الْيَهُودِ إِذْ  
جَعَلُوا لَهُ وَلَدًا وَأَشْتَدُّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَى النَّصَارَى  
إِذْ جَعَلُوا لَهُ ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ وَأَشْتَدُّ غَضَبَهُ عَلَى أَجْحُسَ  
إِذْ عَبَدُوا الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دُونَهُ وَأَشْتَدُّ غَضَبَهُ عَلَى قَوْمِ  
أَتَفَقَتْ كَلِمَتُهُمْ عَلَى قَتْلِ ابْنِ بَنِي نَبِيِّهِمَا مَا وَاللَّهِ  
لَا أَجِيبُهُمْ إِلَى شَيْءٍ مَا يُرِيدُونَ حَتَّى يَقِي اللَّهَ تَعَالَى  
وَإِنَّا مُغْضِبُ بَدَايِ" (بہار جلد ۱۹۵)

(۳۵)

وَرَفَعَ الْحُسَيْنِ سَبَابَتَهُ نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَ "اللَّهُمَّ  
اسْمُدْ عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَقَدْ بَرَزَ إِلَيْهِمْ غَلَامٌ أَشْبَهَ  
النَّاسَ خَلْقًا وَخَلْقًا وَمَنْطِقًا بِرَسُولِكَ كَمَا إِذَا شَتَقْنَا  
إِلَى بَنِيكَ نَظَرَ نَا إِلَى وَجْهِهِ . اللَّهُمَّ مَنَعَهُمْ بِرَكَاتِ  
الْأَرْضِ وَفَرَقَهُمْ تَفْرِيقًا وَمَزَقَهُمْ تَمْزِيقًا وَاجْعَلْهُمْ  
طَلْمُ تَقِ تَدَادًا وَلَا تَرْضِ الْوَلَاةَ عَنْهُمْ إِذًا  
فَانْهَمِ دَعْوَانَا لِنَصْرِنَا ثُمَّ جَدَا وَعَلَيْنَا يَقَاتِلُونَا"

(بہار جلد ۲۵۲)

## شہادت اصحاب کے وقت (۳۴)

(اصحاب و انصار کی شہادت کے وقت) امام حسین نے  
اپنا ہاتھ اپنی ریش مقدس پر رکھا اور فرمانے لگے "خدا یہودیوں پر  
اس لئے غضب ناک ہو گا کہ انھوں نے خدا کے لئے بیٹا سمیٹا اور  
عیسائیوں پر اس لئے غضب ناک ہو گا کہ انھوں نے خدا کو تین میں  
کا تیسرا قرار دیا اور مجوسیوں پر اس لئے غضب ناک ہو گا کہ انھوں نے خدا کے علاوہ  
آفتاب و ماہتاب کی پرستش کی اور اس قوم (شکر یزید) پر  
اس لئے غضب ناک ہو گا کہ یہ سبیل کرانے نبی کی صاحبزادی کے  
فرزند کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کی قسم جو کچھ یہ چاہتے ہیں اس کا میں  
ان لوگوں کو کوئی جواب نہ دوں گا یہاں تک کہ خدا سے اس حالت میں  
ملاقات کروں کہ میں اپنے خون میں نہایا ہوا ہوں۔"  
(بہار جلد ۱۹۵)

## حضرت علی اکبر کے وقت خدا سے فریاد (۳۵)

امام حسین علیہ السلام نے اپنی لہر کی انگلی آسمان کی  
طرف بلند کی اور فرمایا "خدا یا تو اس قوم پر گواہ رہنا۔ ان سے جہاد کر  
کے لئے میرا وہ فرزند جارہا ہے جو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خلقت  
میں رقتار میں گفتار میں تیرے رسول سے مشابہ ہے (خدا یا جب

فَنزِلِ الْحُسَيْنَ وَحَمَلِهِ عَلَى جَوَادٍ وَهُوَ يَقُولُ -  
 «اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُمْ وَعَوْنُ الْيَتِيمِ وَنَاخِدُ الْوَلَدِ وَأَعَانُوا  
 عَلَيْنَا أَعْدَاءَنَا اللَّهُمَّ احْبِسْ عَنْهُمْ قَطْرَ السَّمَاءِ وَاحْرَمِهِمْ  
 بِرِكَاتِكَ اللَّهُمَّ فَرِّقْهُمْ شِعْبًا وَاجْعَلْهُمْ طَلَبًا لِقَدَاثَا  
 وَلَا تَقْرُضْ عَنْهُمْ أَبَدًا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ حَبِيبَ عَنَا  
 النَّصْرَ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَنَا فِي الْآخِرَةِ وَانْتَقِمِ  
 لَنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ»

(ابو مخنف ص ۸)

میں تیرے نبی کی زیارت کا مشتاق ہوتا تو اس (بچہ) کی صورت کو دیکھ  
 لیتا۔ خدایا تو ان (یزیدوں) پر زمین کی برکتوں کو روک دے۔ ان میں  
 پھوٹ پیدا کر دے۔ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ ان کے راستوں کو  
 منقطع کر دے اور ان سے کبھی راضی نہ ہو۔ انھوں نے ہم کو اس لئے  
 بلایا کہ یہ ہماری مدد کریں گے لیکن انھوں نے ہم پر زیادتی کی اور اب  
 ہم سے جنگ کر رہے ہیں۔ (بحار جلد ۱ ص ۲۵۲)

### ۳۶ حضرت قاسم کی لاش پر پہنچ کر

امام حسین علیہ السلام حضرت قاسم کی لاش پر پہنچے۔ لاش اٹھا کر  
 اپنے گھوڑے کی پشت پر رکھی اور خدا سے فریاد کی «خدایا تو جانتا ہے  
 کہ ان لوگوں (کوفیوں) نے مجھے اس لئے بلایا کہ یہ ہماری مدد کریں گے  
 لیکن انھوں نے ہم کو چھوڑ دیا اور ہمارے خلاف ہمارے دشمنوں کی  
 اعانت کی۔ خدایا ان (یزیدوں) پر آسمان سے بارش روک دے  
 اور ان کو اپنی برکتوں سے محروم کر دے۔ خدایا ان میں پھوٹ پیدا کر دے  
 ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان سے کبھی راضی نہ ہو۔ خدایا اگر تو  
 (کسی مصلحت سے ظاہری حیثیت سے) اس دنیا میں ہم سے اپنی مدد  
 کو روک رکھا تو آخرت میں ہماری مدد کر، اور ان ظالموں سے ہمارا انتقام

لے۔ (ابو مخنف ص ۸)

فنادی "یا مسلم بن عقیل ویا ہانی بن عروہ و  
یا حبیب بن مظاہر ویا زہیر بن القین ویا مسلم بن  
عوسجہ ویا فلان ویا فلان یا ابطال الصفا ویا نون  
الہیجاء مالی انادیم فلا تجیبون وادعواکم فلا  
تسمعون۔ انتم نیام ارجوتم تلتھبون ام حالت  
موتکم عن امامم فلا تنصروہ ہذا لئلا تساء الرسول  
لفقدکم قد علاہن النحول فقوموا عن لومتام  
ایہا الکرام وادفوا عن حرم الرسول الطغاة اللئام  
ولکن صرعتم واللہ ریب المنون وغدا یجحد  
اللہم الختوں والالما لنتم عن نصرتی تقصرون  
ولا عن دعوتی تحتجبون، فہا نحن علیکم مفتحون  
وہکم لاحقون فاناللہ وانا الیہ راجعون"

(ابومخنف ص ۸۵)

### ۳۷) وقت آخر اصحاب اہل بیت کی یاد

امام حسین نے استغاثہ بلند کیا "اے مسلم بن عقیل، اے ہانی  
بن عروہ، اے حبیب بن مظاہر، اے زہیر بن قین، اے مسلم بن عوسجہ  
اے فلاں۔ اور اے فلاں۔ اے میدان جنگ کے ہنادرو، اے  
میدان وغا کے شہسوار، میں تمہیں پکار رہا ہوں تم کیوں نہیں سنتے  
ہاں ہاں تم سو رہے ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم بیدار ہو گے یا تمہاری  
موت تمہارے اور تمہارے امام کے درمیان حاصل ہو گئی اس لئے تم  
اپنے امام کی مدد کرنے نہیں آ رہے ہو۔ دیکھو یہ رسول اللہ صلعم کی کوا  
تمہارے اٹھ جانے سے (یا بس ہو گئی ہیں اور) فریاد کر رہی ہیں اے  
بزرگو! اپنی اپنی نیند سے جو نکو اور سرکش بد بختوں کو رسول اللہ صلعم  
کے اہل حرم سے دور کرو۔ لیکن بخدا (میں جانتا ہوں کہ) موت نے تم  
کو بچھا ڈیا اور خدا زمانہ نے تم کو دھوکہ دیا ورنہ کبھی تم میری نصرت  
میں کبھی نہ کرتے اور میری دعوت کو رد نہ کرتے۔ اب ہم تمہارے لئے  
افسوس کر رہے ہیں۔ اور (جلد ہی شہید ہو کر) تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم  
خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے۔"

(ابومخنف ص ۸۵)



أعلى قتلى متحاثون أما والله لا تقتلون  
بعدي عبدًا من عباد الله، الله اسخط عليكم بقتله  
جني وليم الله اني لا رجوان يصبر مني الله بهوانكم  
ثم ينقسم لي منكم من حيث لا تعلمون، اما  
والله ان لو قتلتنا موفى لقتل الفتي الله باسم  
بينكم وسفك وما باسم ثم لا يرضى باسم  
حتى يضاعف العذاب الاليم

(بجارجلد ۱۹۸)

## وقت جہاد کو فیوں سے خطاب (۳۸)

(امام حسین علیہ السلام زخموں سے چور چور ہیں۔ ہر طرح دشمن  
گھیرے ہوئے ہیں۔ لشکر زید ایک دوسرے کو قتل امام پر ابھار رہا  
ہے۔ یہ دیکھ کر امام حسین و دشمنوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ  
”کیا میرے قتل پر ایک دوسرے کو ابھارنے ہو؟ خدا کی قسم  
اگر میرے بعد تم کسی بندہ خدا کو قتل کرو تو خدا تم لوگوں پر اس قدر  
غضب ناک نہ ہوگا جتنا میرے قتل پر غضب ناک ہوگا۔ قسم بخدا میں  
امید کرتا ہوں کہ خدا تم کو ذلیل کر کے مجھے عزت بخشنے کا پھر میرے  
خون ناحق کا تم سے اس طرح انتقام لے گا کہ اس کا تم کو رحم و کمان  
بھی نہ ہوگا۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ خدا کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو  
خدا تم پر اپنا تہ نازل کرے گا، تمہارا خون بہائے گا۔ پھر تم سے  
کبھی خوش نہ ہوگا بلکہ تمہارے لئے دردناک خطاب کا اصفافہ  
کر دے گا۔“

(بجارجلد ۱۹۸)

قال " استعدوا للبلا واعلموا ان الله حاميتكم  
وحافظكم وسينجيكم من شر الاعداء ويجعل عاقبة  
امرکم الى خیر وיעذب عدوکم بانواع العذاب  
ويعوضکم عن هذا البلیة بانواع النعم واللحمة  
من لا تشکروا ولا تقولوا بالسنتکم ما ينقص عن قدرکم

(بخاری جلد ۱ ص ۱۹۱)

## ۳۹) اہل حرم سے رخصت

(امام حسین علیہ السلام رخصت آخر کے لئے خیمہ میں تشریف  
لائے اور اہل حرم سے) فرمایا " مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے  
تیار ہو جاؤ اور یقین کر لو کہ خدا ہی تمہارا مددگار اور محافظ ہے۔ خدا  
ہی تم کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اور وہی تمہارا انجام کار بخیر  
کرے گا۔ وہی تمہارے دشمنوں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا  
کرے گا اور تم کو تمہاری اس آزمائش کے بدلے میں طرح طرح  
کی نعمتوں اور بزرگیوں سے نوازے گا۔ لہذا نہ تو تم کوئی شکوہ و شکایت  
کرنا اور نہ اپنی زبانوں سے ایسے الفاظ کہنا جو تمہاری قدر و منزلت  
کو کم کر دے۔"

(بخاری جلد ۱ ص ۱۹۱)

ثم وقف قبالة القوم وسيفهم مصلت في يده  
ايضا من احياها عازما على الموت وهو يقول :-

”انا بن علي الطهر من آل هده شم  
كفافي بهذا مغضيا حين انخو  
وجدي رسول الله افضل من مضى  
ونحن سراج الله في الخلق ترهنا  
وناظم امي من سللة احمد  
وصحي يداي ذوالجناحين جعفر  
وفينا لثاب الله انزل صادقا  
وفينا الهدى والوحى بالخير يذكر  
ونحن امان الله في الناس كلهم  
نسر بهذا في الافام ونجهر  
ونحن وكلاء الحق نسقي ولاقنا  
بكاس رسول الله ماليس ينكر  
ومشيتنا في الناس الثرم شيعه  
ومبغضنا يوم القيامة يجسر“

(بحار جلد ۲۵ ص ۲۵۵)

## ۴۰) راہ خدا میں امام کا آخری جہاد

پھر امام حسینؑ لشکر بزرگ کے سامنے کھڑے ہوئے، آپ کی تلوار  
آپ کے ہاتھ میں کھینچی ہوئی تھی، زندگی سے مایوس تھے، موت کا پختہ  
ارادہ کر چکے تھے۔ اور اس طرح رجز خوانی فرما رہے تھے :-  
”میں آل ہاشم سے پاک و پاکیزہ حضرت علیؑ کا فرزند ہوں جب میں  
مخبر کروں تو یہی میرے فخر کے لئے کافی ہے۔ رسول اللہؐ میرے نانا تھے  
جو تمام گذشتہ لوگوں سے افضل و برتر تھے، ہم تمام مخلوق خدا میں  
خدا کے روشن چراغ ہیں، میری ماں فاطمہؑ ہیں جن کی خلقت طہنت احمد  
سے ہوئی، میرے چچا جعفر ہیں جو دو بار زووں والے کہے جاتے ہیں ہمارے  
ہی گھر میں خدا کی کتاب نازل ہوئی اور ہمارے ہی گھر میں ہدایت اور  
وحی کا ذکر خیر رہا۔ ہم تمام لوگوں میں خدا کی امان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم  
تمام لوگوں میں مخفی طور سے بھی خدا کی امان ہیں اور کلمہ کھلا بھی، ہم حوض کوثر  
کے والی و نگران ہیں اور اپنے دوستوں کو رسول اللہؐ کے جام سے  
سیراب کریں گے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا  
ہمارے ماننے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر اور برگزیدہ ہیں اور  
ہمارے دشمن قیامت کے دن ناکام و نامراد ہوں گے۔“

(بحار جلد ۲۵ ص ۲۵۵)